۶۳۵

مثنوی میر حسن دہلوی

قلمی

معہ

محمود نامہ و فال نامہ

مقصود نامہ

یا فتاح

(2)

بسم الله الرحمن الرحیم

فال اول

اگر آن شاه خوبان دست گیرد دامن حافظ
بگوید با حریفان هر چه تمام‌تر من حافظ

اگر بینم بخواب ابروی یار خود را
خیال روی او در چشم بگذارم تا صبح حافظ

اگر بینم بخواب او بخواب من شود پیدا
شمارا دیدم در خواب یا الله حافظ

او اینجوره ام یکیان بخال عنبرین او
یکی را یاد گیرم هزاران مدعا حافظ

الهی الستہ خوبان منصبی را بود مردم

بدولت رکن دیده دیده دیدہ دیدہ دیدہ

(3)

نیست شهری که نه مشتاق و غزلخوان تو نیست
عرصه‌ای نیست که در وی اثر از خوان تو نیست

بر در میکده رندان صفا با همه‌اند
هیچ آلوده‌دامن به‌ازین دامان تو نیست

ای که گفتی مرو حافظ ازین شهر بدر
هیچ شهری به‌صفا و خوشی و امان تو نیست

گوی خوبی همه بردی و بدین خوبی و لطف
آری آری نبود لایق چوگان تو نیست

حسن را با همه شیرینی و لطف و خوبی
هیچ‌کس نیست که در بند دل و جان تو نیست

گر بدانی که دلم در طلب تو چه کشید
ور نه بر من ستم از غمزه فتان تو نیست

ای که گفتی که مرو حافظ ازین شهر بدر
هیچ شهری به‌صفا و خوشی و امان تو نیست

نمی‌یابد ز هفت اقلیم رنگ و بوی در جیب
ز بس کان لعل در دامن چو گل در خون طپید اینجا
نمی‌گنجد ز شادی در دل تنگ گدایان هم
ز بس گوهر که بخشیدند بر ارباب استحقاق
نمی‌گنجد ز شادی در دل تنگ گدایان هم
ز بس گوهر که بخشیدند بر ارباب استحقاق
شهابی تو رصد افزون نمی‌گنجد ز حیرانی
کسی مدحت چو او را ملکت ای حافظ

(۷)

جگر فدای تو باد ای همیشه بر در تو
که ای فلک رطوبی تراخدا حافظ

کسی نشد که دلش زآرزو بپیرامون
حکایت دل و زلف تو را خدا حافظ

حال دردل و دست و زبان همه
که بیدل و سر زلف تو را خدا حافظ

حکایت نرگس مست تو هم بزال
حکایت لب لعل تو را خدا حافظ

مکوم از سر لطف تو را خدا حافظ

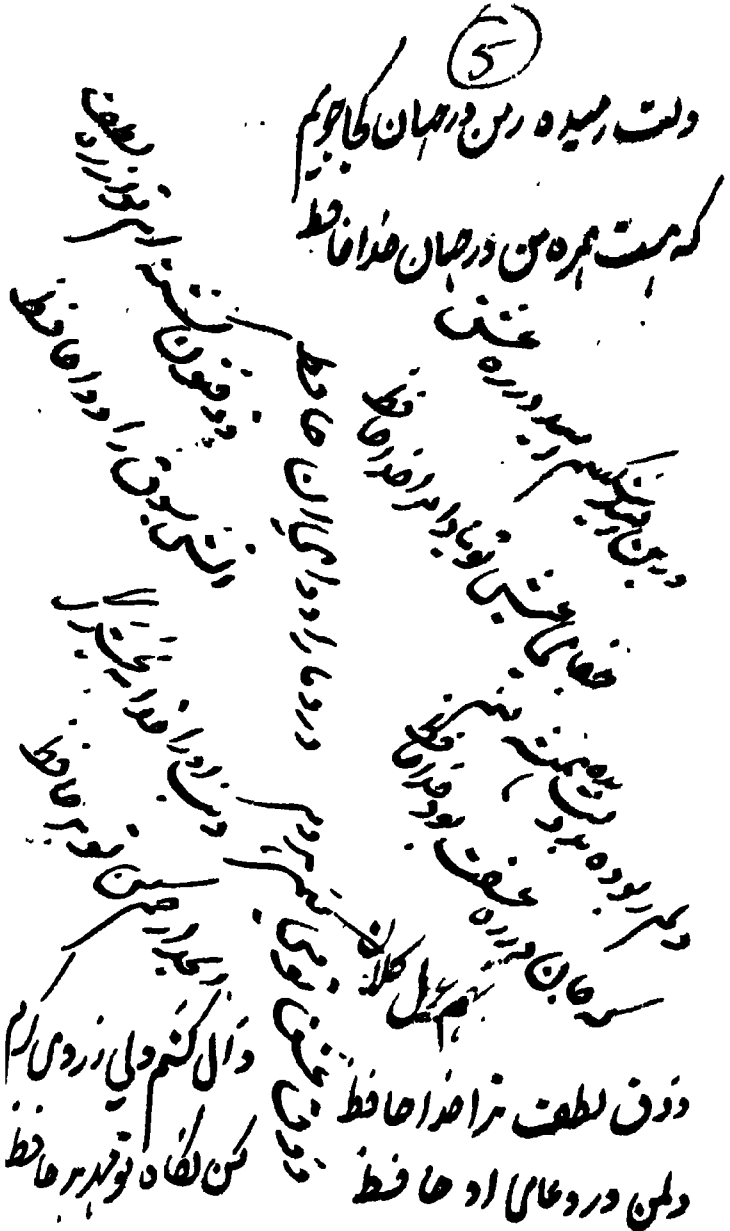

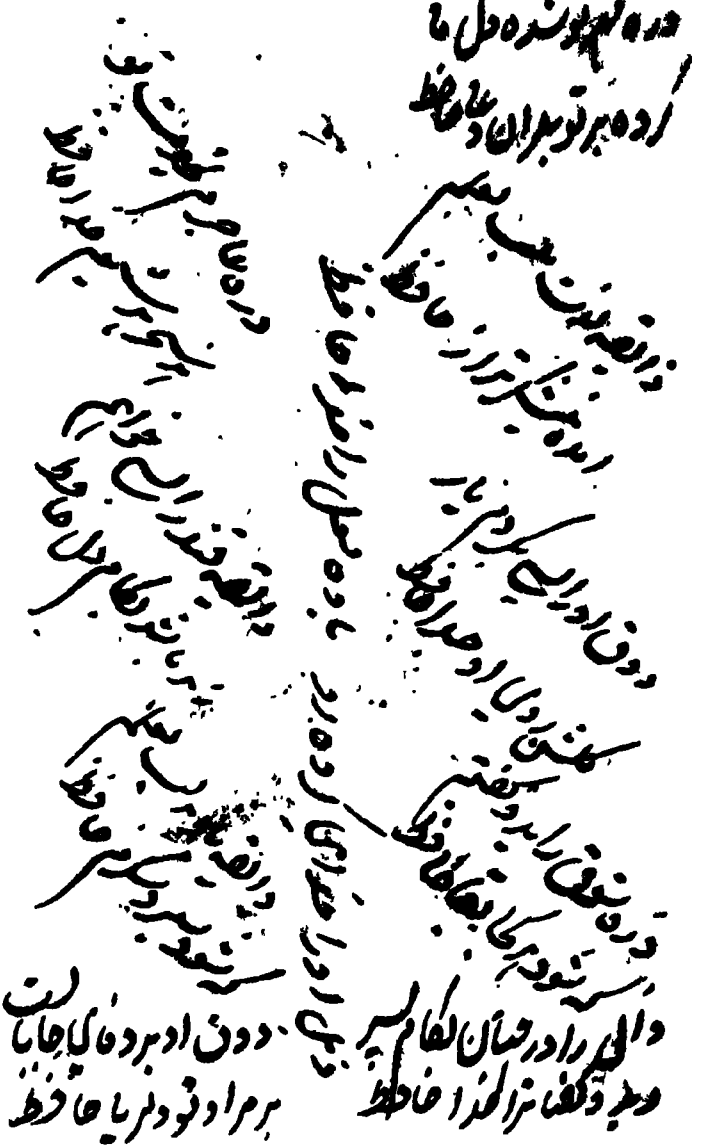

دوش آگهی شده بیاده ناب
باشد امید در دلم حافظ

ذره را در کوی تو صد پرتوی
باشد از خورشید تابان نو در حافظ

دوش از آن زلف چلیپا نو در
رشته حاصل از بیا حافظ

گر بود عمر بقا بنده
دولت صحبت یار حافظ

دولت وصل تو کی خواهد بود
حال من بین کی خواهد حافظ

دولت وصل تو کی خواهد بود
دیده دل را روشنی از یاد حافظ

دل را در جان مقصود
بر آرد بدین حافظ

دوش را در جان مقصود
بر آرد بدین حافظ

هفت سیاه دل دو کس را سبب
لیکن امید دارند حافظ

دارنده ارجا بفضل و کرم
بنده نوازی و خطا بخش

دره اگر نیست سزاوار تو حافظ
خرده مگیر و ببخشایش خود کار بکن

واقعه از مصنف او کویم
سمع ما را کند جهان حافظ

[illegible]

[illegible]

[illegible]

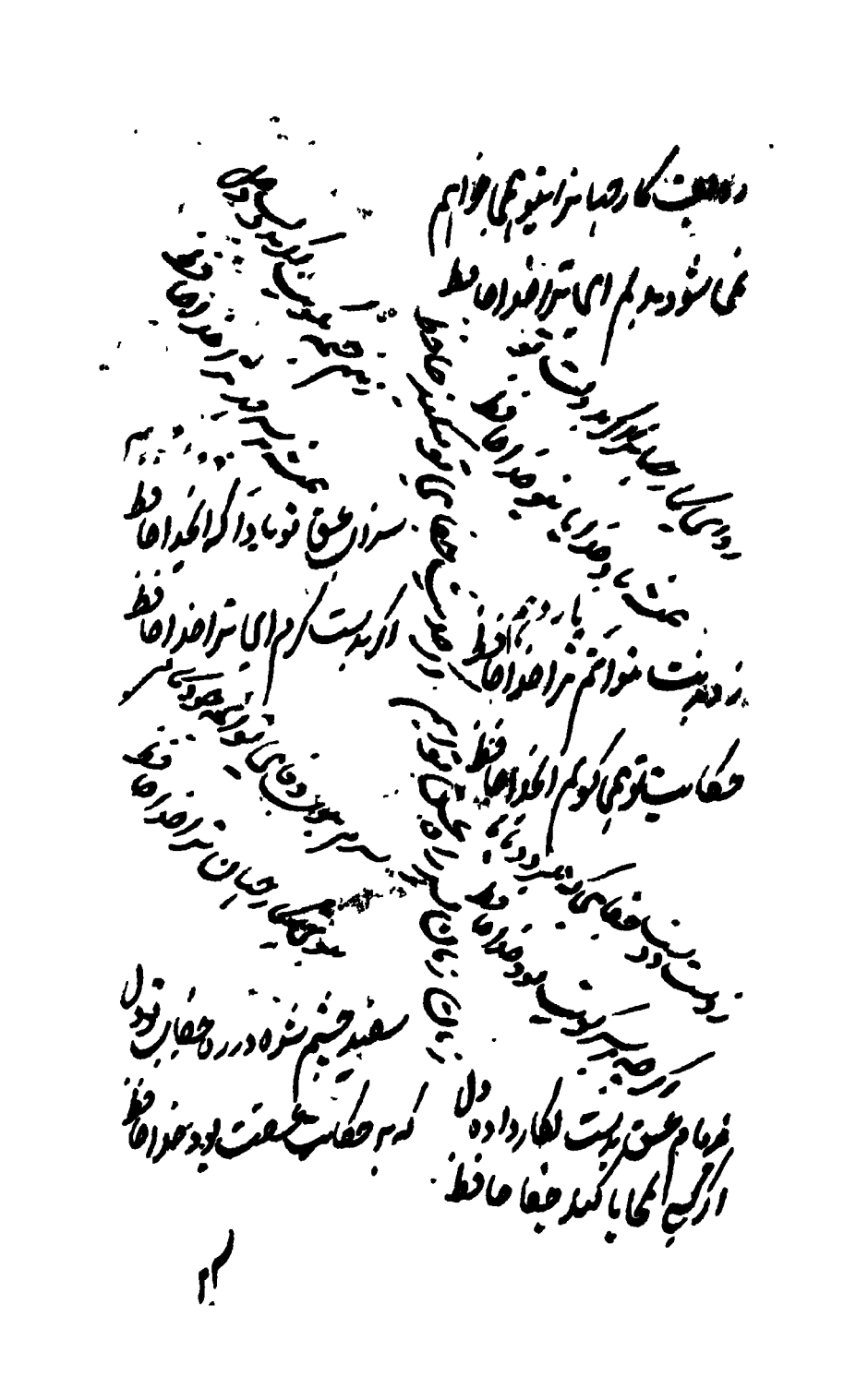

(8)

سرو بستانی اگر آنشه رام شود
برای بندگی او ترا خدا حافظ

سنبل و ریحان همه بندگی و خدمت
نازنینا تو ترا خدا حافظ

سوسن آزاد ترا بنده و فرمانبردار
نرگس بیمار ترا خدا حافظ

سرو بلند تو ترا بنده و فرمانبردار
لاله و گل

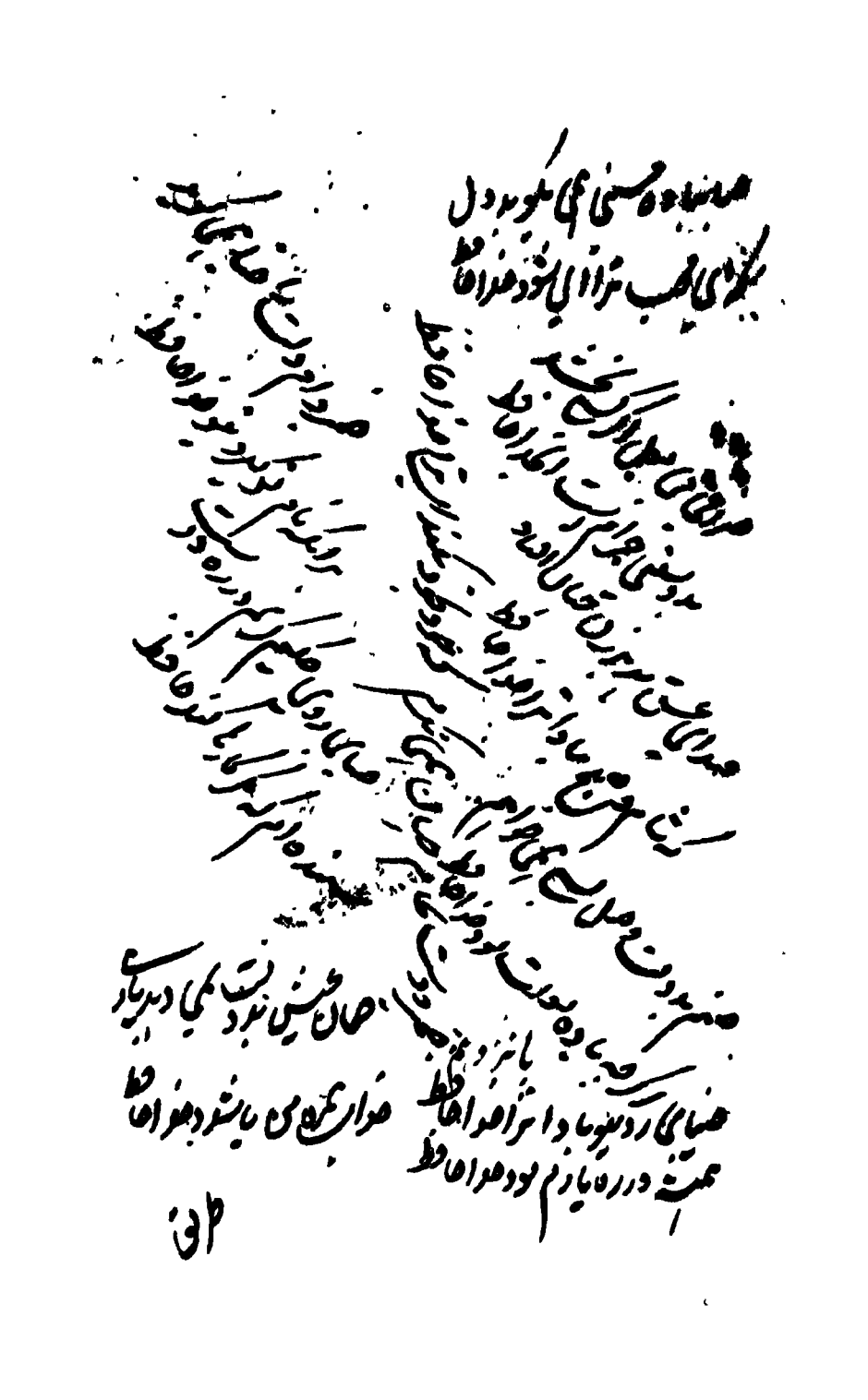

شاهد دوم غزل

فریب دلبری تو باد اگه ای دل حافظ

برای مصلحت وقت تو را خدا حافظ

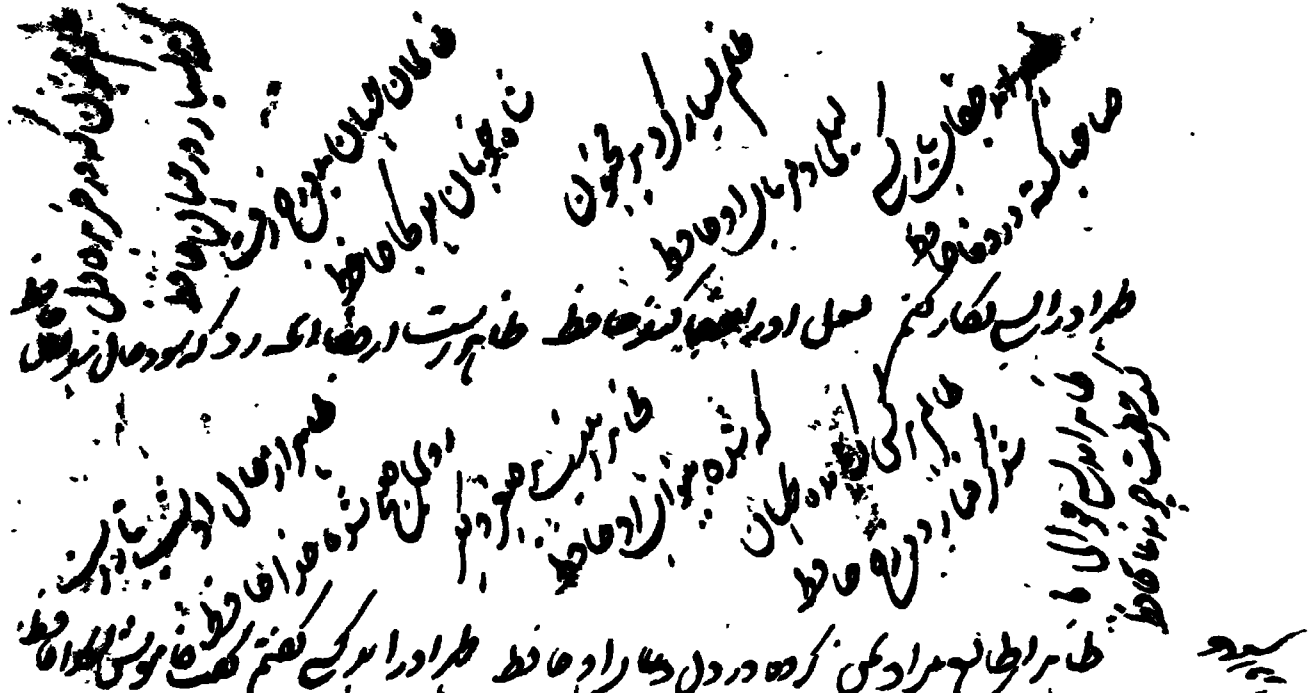

ظلم او را کی بود مذهب چنین
شاهد مصر را حفاظ

عشوه‌ی بسیار دارد لیک
شکر فرد را حفاظ

ظلم بر دولت مکن ای یار
همت بر دم دعای تو حافظ

یار ما سنگین دل است و عهد سست
عاشقان را با دلی صد حافظ

بیدلان را با دو صد غم
عاشق بیچاره را صد حافظ

عاشق بیچاره را صد حافظ
گر دو چشم یار ما حافظ

غرق دریای عشق شد حافظ
حبذا بحر و حبذا گوهر

دعله در بحار ما حافظ
نوح را هم

لطف بی منتهای حق با تست
شکر این را چه حد و چون حافظ

غوث عشق را همی جویم
تا کی امید ما رسد حافظ

غزل عشق در میان جان
نشیند و مگس کند حافظ

غزل عشق در میان جان نشیند و مگس کند حافظ

فدای رود مشو گشتم هزار جان حافظ

عزیز جان دو عالم گشت الحذر حافظ

فدای یار معزز جان و دل باد حافظ

فزون بود بسر راه منتظر حافظ

فزون بود بسر راه منتظر حافظ

فزون بود بسر راه منتظر حافظ

فزون بود بسر راه منتظر حافظ

فزون بود بسر راه منتظر حافظ

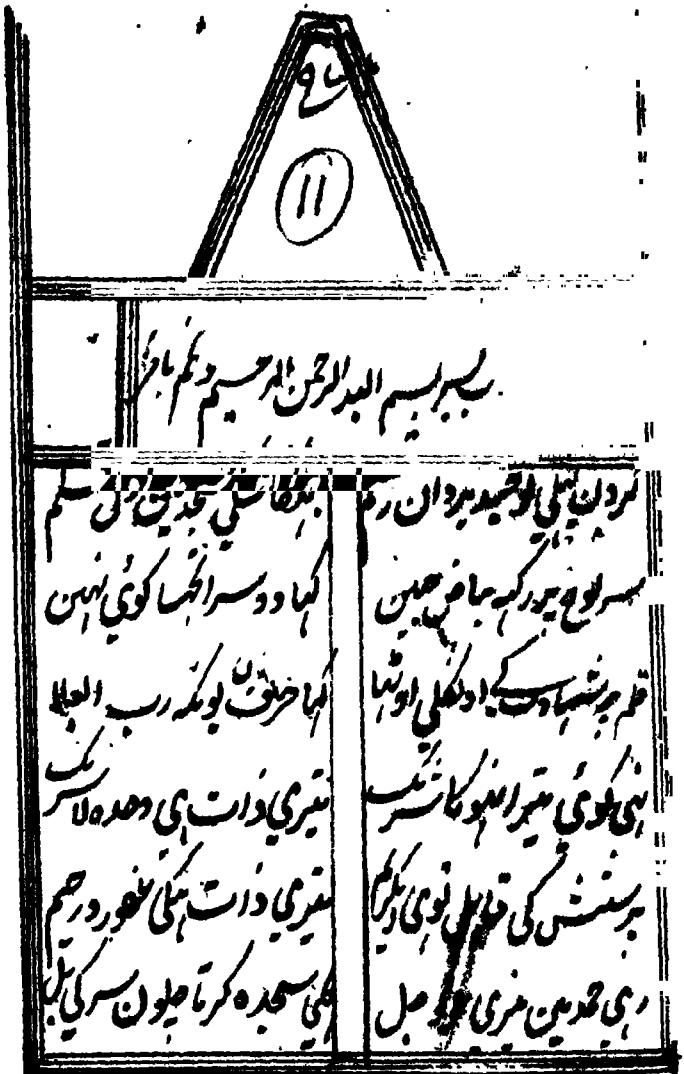

وہ الحق اسی کی سب ہے خدائی
وہی ہے اسی کی تمام اور وہی ہے جہان

سبھو لکھ دی دین و ایمان سے
یہ دل ہین تمام اور وہی جان ہے

تر و تازہ ہی اوسی کلذار خلق
وہ ابر کرم ہی ہوا دار خلق

اگرچہ وہ بی فکر غیور ہے
دلی پر ورش سبکی منظور ہے

کسی سی برادی نکی کام جان
جو حق مہربان ہو تو کل مہربان

موئی پر نہی اوسکے رفت و گذشت
اوسکی طرف سبکی ہی بازگشت

ماکون اور کسکی ثابت رہے
موئی اور جیتی وہی ہی وہے

نہان سب سی اور سب مین ہی
عجب اوسکی عالم ہین ہر وہ ہزار

درس مین سب اوسکی وہ سب مین ہی
ہمیشہ یہی اور رہا ہمیشہ

چمن مین ہی قدرت کی یکتا وہ گل
اوسکی ہی مشتاق ہین جز و کل

وہ ہی مالک ملک دنیا و دین — ہی قبضہ مین اوسکی زمان و زمی
سدا ہی بمود اوسکی امر بلند — دل اسکا نکوہی اوسی کشود
اوسکی نظر ہی ہم اوسکی دید — اوسکی سخن ہر ہی گفت و شنید
وہی نور ہی سب طرف جلوہ گر — اوسکی ہہ درہ ہین سمس و قمر
نہین اوسکا خالی عرض کوئی جاے — وہ کہ ہے نہین ہر ہر کسکی جاے
اوسکی سیا ہی کعبہ اوسکی کنشت — اوسیا ہی دیر اوسیا ہی دشت
وہ ظاہر ہین ہر چیز ظاہر نہین — باطن ہر کوی اوس باہر نہین
نکو ہر مین ہی وہ نہ وہ سنگ مین — ولیکن جمکتا ہی ہر رنگ مین
تامل سے کیجی اگر غور طلب — تو سب کچھ وہی ہی نہین اور کچھ
وہ سب کل کی خوشبو ہے بو سے کی گلاب — ہر ہی ہی لیی سانہ کمانہ حباب

برای بندگی تجھ کو کیا ہے	سمجھنی کی یہی بابت کہا ہے
قلم کو زبان دی اپنی ثنا کا	لکھی کس طرح تجھ پر درد کا یہ
کہ عاجز ہی بیان رہنا کی بابت	نہاں علم کو ہے قدرت کہاں
دس حمد سے کوی ہی عہدہ برآ ہو	سوا تجھ ستایش کہاں تک بہیں
وہ معبود یکتا خدائی جہاں کا	کہ جیسے کہ کون و مکاں
دیا ہوش و ادراک لکھنے کی ہمیں	کیا خاکسی پاک ذات کی ہمیں

نعت حضرت پیغمبر صلعم

پیغمبر کو بھیجا ہماری سبب سے	دلی کام اور نام اوسی سبب سے
جہانکو اوہوں نی دیا یہ مقام	برائی بھلائی سو جہانی تمام
دکھائی اوہوں نے ہمیں راہ	کہ تا ہو نہ اوس راہ کی بار خوار

سودہ کون یہ ماہ منیر مبین | کہ رشک نور جبین کسی کی ہے
نبی کون یعنی رسول کریم | نبوت کی دریا کا در یتیم
چہ اکوکہ ظاہر ہین امی لقب | ہہ علم لدنی ہہ کہلا ادسکے سب
بغیر از لکھی اور پڑی ہہ قسم | جلی حکم ہر ادسکی لوح و قلم
ہوا علم دین ادسکا جو اشکار | گذشتہ ہوی ادسکی تقویم پار
او تہا کفر اسلام ظاہر کیا | نبوتکو خدائی سی باہر کیا
کیا حق نبوت کا سردار او سی | بنایا نبوت کا حقدار او سی
نبوت جو کی حق نی ادسپر تمام | کہا اشرف الناسی خیر الانام
سنا اور سمجہو وجہ کہ خوب ادسی | خدا نی کہا ایتا محبوب ادسی
کروں ادسکی رتبہ کا کیا بیان | کہڈی ہون حیان بندہ عاصی

مسیح اوسکی ہو گاہ کا بارہ دور
بجلی طور اوسکی مشعل فروز

خلیل اوسکی گلزار کا باغبان
سلیمان نبی مہرہ دار اوسکی

خضر اوسکی سرکار کا ابدار
درہ ساز داؤد سی دامن

محمد کی مانند ملک بین ہیں
ہوا ہی نہ اب ہو کا کہیں

سہ ہمتی رفرخ اوسکی سایہ نہ تھا
کہ رستم دنیا دان یک یارانہ تھا

ہو نیکی سایہ کا تھا یہ سبب
ہوا حرف پوشش ہی کعبہ کی سب

وہ عدد اوسکی بے نہایہ سایہ فگن
کہ نہا کل وہ ایک جزو کا بدن

نہا سایہ اوسکا لطیف اسقدر
کہ آنا جانا لطافت کی باطن نظر

عجب کیا کہ اوسکی کلی سایہ ہو
کہ نہا وہ کل قدرت حق کی تو

خوشی ابا نہ سایہ کا ہونا جدا
اوسی نور حق کا ہے زیر یا

مزدلل

نہ ڈالی کبھی پر اپنی جھلک — کہ کہاں موہ سکے دیکھ اوسکا مکاں

وہ ہوتا نہیں گر کبھی فرش پر — قدم اوسکی سایہ کہاں عرش پر

ہوئی کل سایہ کسکا ایک دھوپ اور — کبھی خوب سے بھی بڑی شہ ظہور

جہاں کہ گئے ہی سبھا کی اہل نظر — سمجھ یا یہ نور کل البصر

سمجھ سے لیا بیضون پر اوسنا — زمین پر نہ سایہ کو کرلی دیا

سبھی کی تبلی کا ہی یہ سبب — وہی سایہ اسکو ہیں ہر جا بی اب

دکر نہ یہ تھی چشم اپنی کہاں — دیکھی سی یہ روشنی سارا جہاں

نظر سے وہ غایب ہو سایہ رہا — ملایک دلیں سمایا رہا

ہیں عمر اوسکا کوئی جز ملی — کہ یہ سکا بھائی وہی کا وصی

ہوئی جو نبوت تمام پر تمام — ہوئی نعت اوسکی وہی پر تمام

[illegible]	نبی و غیاب و علی ماہتاب

در نعت حضرت سید الانبیاء

علی دین و دنیا کا سردار ہے	کہ نجیار کی ہر کا نجیار ہے
وہ یار امامت کی گلشن کا گل	بہار ولایت کا باغ نسبل
علی راز دار خدا دوست ہے	خبردار سر خفی و جلے
علی بندہ خاص درگاہ حق	علی سالک رہبر راہ حق
کوئی یوں جو جانے کہ کیا ہے عرب	یہ لعنت علی کو ہے نبی عرب
خدا نے کیا جس کو خواہش سے	کیا جس کو فضلت در آمیزش
یہاں بات کا ہے نبی سے کلام	نبی اور علی میں جدائی نہ
نبی اور علی ہر دو یک ذات ہیں	وہ دونوں ہیں جوں بہ بہاں قلم

علی

علی کا مدح خوان دل و جان سے ہے | علی کا کب جنی سے ہے

فقط اور علی فاطمہ اور حسین | حسین ابن حیدر ہے ہیں مجتبیٰ

ہوئی اون پہ دو حک کی تو | اونہوں پر درود اور اونہوں

علی سے لگا تا مہدی دین | یہ ہیں سب نور خدا کے بر

اونہوں سے ہی قایم امامت کا گھر | کہ بارہ ستوں ہیں یہ اثنا عشر

صغیرہ کبیرہ سے یہ پاک ہیں | حساب عمل سے یہ بی باک ہیں

ہوا ہیں یہ ظاہر کمال رسول | کہ بہتر ہوئی اون سے آل رسول

درجت اصحاب

سلام اونپہ جو اونکی اصحاب ہے | وہ اصحاب کیسی کہ احباب ہیں

خدا بھی اونہوں سے ہوا ہے خوش | وہ ہیں سب رسم آسمان در زمین

[illegible]	علی اولیٰ [illegible]
[illegible]	کہ ہی دین و جان ہمارا علی

در نعت حضرت رسالت

بحق بتول و بال رسول	کروں عرض جو میں تو ہووے قبول
الٰہی بحق رسول امین	بحق علی و اصحاب دین
الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں	کہ ہوں میں بہی کرانبار ہوں
مجھے بخشو میری جو دردگار	کہ تو ہی کریم اور امرزگار
مری عرض یہ ہی کہ [illegible]	[illegible]
سوا تیری الفت کے [illegible]	ہی ہو ہو اور [illegible]
جو غم ہی ہو تو آل احمد کا غم	سوا اس الم کی ہیں [illegible]

رہی ہر طرف سے یہ مژدہ سنو حسین — بجز نحمدہ اور نصلی حسین
کہیں کی نکرنی پڑی انتجا — تو نکر خود بخود مری حاجت روا
سہی لو رسالت سدا اہلبیت — خوشی سے یہی ہمیشہ خدا اہلبیت کہے
رہی آل و اولاد کو شاد رکھے — مرید و ستو کو تو آباد رکھے
یہی کہتا ہوں جب کلام اپنا — سدا ان پہ رحمت کرے تو ای رحیم
جبوں ابو داور حرمت کی ساتھ — رہو تم سبن عزت کی ساتھ
برادین مری دین و دنیا کی کام — بحق محمد علیہ السلام

بیان موقوف سخن

بلا مجکو ساقی سرور کہن — کہ معنوم ہو جب باب سخن
سخن کی مجھی فکر دن رات ہے — سخن ہی تو ہی اور کیا بات ہے

سخن کی ہے بنیاد بیں مستحکم
سخن سے ہی نام نکویاں بلند

سخن کی ہے کون قدر مردان کرام
سخن نام اولیا رکھی ہر قسم پر

سخن ہے وہی جس سے رفعت ہے کام
سخن جاہی ہے ساتھ نیکی کی نام

سخن سب سلف کی ہے اعلیٰ صفات
زبان قلم سب بڑائی ہے سخن

کہاں رستم و کیوس و افراسیاب
بجز سخن کے نہیں یاد سب نقل خواب

سخن کا سلیمان کو دیتی ہے تخت
جواہر سدا مول دیتی ہے سخن

سخن کا سدا ملک کرتا ہے یار
سخن شیخ اور کا خریدار ہے

رہی جب تلک دستان سخن
الٰہی رہے قدردان سخن

در مدح بادشاہ جم جاہ

خدیو جہان شاہ عالی گہر
زمیں بوس ہوں جس کی ہمتی و قمر

جهان اوصفی هرچه بیش کمالیست — ده ای مرجع اعلیم بین افتاب شاه
دو سپهری هو منور به ماه — جهان هوری ادر هو صاحبقران
ده هو منور به ماه منیر — ادر اد شعاعه بحکم سعادت دربر

در مدح نواب وزیر الممالک

ملک رتبه نواب عالی جناب — لقبی اصف الدوله اوکا خطاب
وزیر جهان حاکم عدل و داد — ای ابادی ملک حسکی مراد
جهان عدل سب اوسکی ابادی — بر بون فقیر دلکا دل شادی
بری بهائکه مور سب فعل حق — زبردست ظالم به ای زبردست
کستان هو کی کاه اکر بر سطر — تواد ع ابد بر هو تو اد ما اودم
کسکا دل کی مصلحتی لایق دل — ده کیا یا کیا بیج وه متصل

مہ ہی بلبست امن جو رو کلاں — کہ ہم نام سی ہی سکی سی مان
بیان سخاوت کروں کیا تم — تو ار ر ہر کا غذ پہ ہو دی رقم
نظر سی نو جہہ کی دیکھا جدہر — دیا مثل ہر کس دسی ہم وزر
بسخا و ت او ہی سی اکر او سکی ہی — کہ ایک دن دو سا زہی ہنے
سدا او سکی ہی او ر یہہ دا ستان — کہ ہو جسنہ فریدن حاتم کی جان
ہو ئی کم جو بکبار کچھہ ہر سکال — گرانی سی ہو ہی ملی ایک سال
غریبوں کا دل سا لکلی کا — تو کل کا ہی بالو سا جلی کا
وزیر الملک تدبیر کر — خدا کی دیا راہ ہر مال ور ز
عدلہ محلہ کیا حکم یہہ — کہ یا ری سی اس عم کی کہو لیں کرہ
بیہا ہا کہ سلف کسی دیک جا — کسی لا کہہ لا کہہ ایک دمبن دی

کوئی جسپر ہمکدم اوسکا گمان ہو — دل اسپر اہ سحر گاہ ہووے کیوں
بجلی تیغ کرا دیکھی روز مصاف — نظر اوی دشمن کا مندا نصاف
اگر بھاگی اسی کوئی علو — ملا دیوی اوس تیغ سی سر کیو
تو ایسی ہی کہا کی کری اگر کے بل — کہ سر پر کڑی اوسکی روحی ماصل
تہو تیغ وہ کیو کہ برق غضب — کہ برنس کی لشبد یا بچہ ہرن
لکا دی اگر کوہ پر ایکبار — کہ رجا یوں جیسی سان پر تار
ہوی ہفسم اوسی تیغ اجل — نکل اپنی بیہہ کر پڑی وہ اکل
غضب سی جلب اوسکی روبا کری — سدا فتنہ دہر سو بارکری
اور اوس روز ہری ہیہہ وحیا — کہ ہی ملی کا جسی دریا بہا
جہان ملک کہ ہی علم کرتب کمال — ہر ایک فعل اوسی ہی وہ بیمثال

[illegible]

نہ بخشی جہان ہی خورد و بزرگ
بہ ہوا بی سب بعدہ سبز و رنگ

بہ انسان بدا و سکا احسان ہی
کہ بجوف انسان کی جان ہی

بنا ہی جہان او مسی بخبر گاہ
رہی صدد ہان اکی ام و لاد

رکہا صید بجوی بحسد م خیال
لبا لیشت پر ای ماہی نے جال

مکر انبا وہی ہس بی جان گر
کہ ما بو نہ کرلی مس ان ابکر

نہ سجھو نکلی ہس در یا مل سوس
حوتنی سی او جھلی ہی نہاد ریا ماں سکر

جو وند لکا دل او سطرح لگا
برہند و مکو رہی ہی او سکی ہوا

بنکو لگا ہی ملک حنا ہی ہی
کمر آبند ہا دی ہماری وہ ہی

کہ می اصلی ہیولی ہس بجو دو
کہ جی کون دنیا ہی بدلی ہو

جواب عقل ہی میری کہانی ہیں	دعا ہی فردوسی میں بھگو کر
سو میں اپنی کہانی شاہ کرتی ہیں	در مگر سی کو ندہ فرمان کہی
کی اباہوں خدمت میں شہر یار	بہ امید ہی بہکی ہوں سرفراز
میرا عذر تقصیر ہو دی قبول	بحق نبی و آل رسول
رہی جاہ و حشمت تا بہ دام	بحق محمد علیہ السلام
رہی شاد و آباد محل میرخواہ	بدین اس کہانی کی دستمن شاہ
اب اکی کہانی کی ہی داستان	در اسنی دل دیکھی اوسکا بیان

اظہار دستان

کسی شہر میں شاہ کوی بادشاہ	کہ تہا وہ شہنشاہ کسی جاہ
بہت حشمت و جاہ مال و منال	بہت فوج سی اپنی حشمت خیال

کوئی دیکھنا کی [illegible] کہ تا کہیں لہر ہنسی کی موج

لہلہا کی اوسکی بادی نہی [illegible] اونہی لطفندی میں ملتا ہا

جہاں تک کہ سرسبزی لہراتی ہے وہ اوس سبزہ کی رہتی نہیں ہا

رعیت ہے اسودہ بی خطر نہ غم مفلسی کا نہ چور لکا ڈر

عجب شہر تہا اوسکی نیو نواد کہ قدرت خدائی کی انہی نہی یاد

لگی نہی ہا ایک جا دوہاں باغ سب ہا ایک کوہ اوس شہر کا تہا بہت

کوئی بادشاہ اوسکو دیکھی نہی تاج خدا نے جسی دیا وہ نہ خراج

زمیں سبزہ و سبز اب عالم تمام [illegible] عطا وت عروں صبح و شام

کہیں چاہ و منبع کہیں حوض نہر ہر ایک جا اب لطافت کے نہر

عمارت سب تخت کی وہاں سبز کہ کدری صفائی پہ بجلی لطف

اون

گردن اوسکی وسعت کا ہے مثل
کہ جون اصفہان نہاوند شوستر

ہر مند و نان اہل خرد نام
ہر ایک لوح کی صلح کا از دہام

بہ دل چیت مازار رہنا جو کا
کہ نہ ڑی جہان بس و بیش دلہا

جہان بک کہ رسنی بہی بازار کے
کہی لو کہ بخشی بہی کلہ ار کے

وہ بخہ ذوکا لوکی دیوار دور
صفا ہی جسکی نہ ڑی نظر

صفا ہر جو اوسکی نظر کر کہی
اوسی دیکہہ کر سنگ مرمر کہی

کہون ناصفہ کی وہا کی کیا مثل سکوہ
کہی دب بلندی کو دیکہہ اوسکی کوہ

وہ دولت سرا خانہ نور بخشا
سدا عیش و عشرت سے ماموریہا

جہنے خوشی اٹھ دل بیزار ہا
نہ دیکہا کسی دل پہ جز لالہ داغ

سدا عیش و عشرت سدا ہاک و مک
نہ نہا رست کسکی نہی ایسی بلنک

فقیر ات چمن نا گہ ون آیا — نہ پیدا ہوا وارث محنت و نالہ

جوانی تو بیری کبھی سرسبز — نمودار پیری ہوئے سرسبز

در لعا کہ عہد جوانی گذشت — جوانی مکو زندگانی گذشت

بہت ملک پر پا نگہو با کیا — بہت فکر دنیا میں تو ہا کیا

رہی لی بیری دلی حاصلے — کہ از فکر دنیا میں دین غافلی

وزیر و زن لی کی عرض کے اصحاب — نہو ذرہ تجکو کبھو اضطراب

فقیری جو کبھی تو دنیا کی سانسہ — نہیں خوب جانا او دنیا کی ہاں

تو سلطنت لیکن اعمال یک — کہ نادو جہا نمیں ہی حال یک

جو غافل ہیں وہ شوخ میں کمر ہیں — کہ اس انہوی کہ بہر ست کیں

نگاری زمیں ما کہو ست خفتے — کہ با سمان نیز بر داشتے

یہہ دنیا جو ہی مزرعہ آخرت — فقیری ہیں زراعت کرو اسکو
عبادت سے یہ رسن کسب کو دیو — کہ وہاں جا کی خرمن ہی بہار ہو
نہ کہو باد عدل سخاوت کی بات — کہ اس فیض سی ہی ثمہا رکی آش
مگر ان جو اولاد کا ہی الم — سو اوسکا نہ دہی کرلی ہی ہم
عجب کیا کہ ہووی کہیں صاحب — کہ دنم نہ اوقات اپنی تلف
نہ لاد کہیو باس کے کعبہ کو — کہ فقیران ہیں ہا ہی لا نفیو
تو لالی ہیں ہم اہل تجرد کو — نصیحت کی ہیں ذرا دیکہہ تو
نسلی تو دی بنا کو ہر ہر — ولی اہل تجرد کو بہیج خط
نجومی و رمال او ہر ہیں — عرض باد نہا جسکو اوس کا من
ملا کر اوہی سے لی کی — جو ہیں ہو ہو نہ کی ہا نہ کی

ہر اسپ نعمت کا وہ تاج دولت — دعا دی کہ یوں سے سدا راج
کہا فاختہ سے سی جو مہدہ کر سلام — کہا اس نے میں بھی یہی رکھتا ہوں کام
لکا تو ذرا اپنی اپنی کتاب — مرا ہی سوال اور سکا کھو جواب
لیبوں من سبک تو دیکھیں — کسی سی بہا دلا دہی ہا نہیں
بہ سنکوہ رمال طالع شناس — لکی کیھی سا جہ لی قیاس
دبری نخشہ اکی لیا فرعہ ہا نہ — لکا دہان اولا کا اوسکی سا نہ
جو سکن تو سکا کس ہنر سوال — ہر آنک سکل سی لکا کیل
حجاعت نے رمال کی عرض کے — کہ ہی کہر من امید کی کھو جہ ہی
بہ بس ہمسی ای عالمو کی سفی — سبب ہمنی مکر اسکی ہر طرف
بیاض ہمنی دیکھی جو اوس مل کی — کہ انک انک سکتی ہی وہ جو سی

مبارک ہو کہ ہوگئی مقصد برآ ہماری
کہ آیا ہی اب کے ساون سبز

مقصود سب کی آسکے کام آ ہماری
کہ آئی ہی اب کے ساون سبز

مقدور نہیں کچھ ہمارا پیش
کہ دینی ہیں یون اسی کو خبر

ولیکن مقدور کی کچھ اور ہی
کہ ہی اس پہلی میں بڑی بات

یہہ لشکر کالا ہو کہ کالی گھٹا
خطر ہی اسی کا رہوں میں من

نہ آوی یہہ جو نہیں ملاکے نام
ملندی سی خطا ہی اوسکو کام

نہ کھلی یہہ بارہ برس کی رسم
ہی مرج میں یہہ ہمارہ

کہا رہے نہ یہہ سکی اوکی من
کہا حسکا خطر انوا اوسکو

کہاں ہے کہ استطاعت حرج
مگر دست غیب کے بکہ سبز

کوئی اوسکی معشوق ہوا سبز
کوہی اوسکی معشوق ہوا سبز

در بیان تولد سلطان مظفر

خوشی بسی بلا کشیدم فارغ
کنون نعمت کونین شد مرا
کسی نبود مرا حبیب و یاور
عجب صاحب حسن پیدا شد
نظر کرد حسن مرا و اسکی بابت
چو او دلبر بسکل بی همتا
مواصون بی خواجه سراون جای
مبارک بخای آمد ملک
شکندر خواجه اورد از اسلام

کوئی دم من بخدای جهان داور
که یک یک احسن کری ای طلع
هوا که من بنت کی لولد پسر
جسی مهر و ماه دیکهه سیدا هوا
جسی دیکهه سما هوا ماه
رکها نام اوسکا ہے نظر
کسی مدری کدر اسان اوکهان
که پیدا هوا ارنشاخ نجف
ملک فرنت او رطارد قم

خلاف تو سے باہار تا اور بندی ہا ہے
سنا ئی ہے لغار دکو سکتے سا ت

دیا جب سبھی بیل ہم کو ملا :
ملی سکنی ہر طرف کو صدا

کہا زیر سے ہم نی ہر شکون
کہ دون دون حو سکی خر کیون مد

بجی سا دیا جر دان او سکڑی
ہوئی کر دیش ای حلقت کری

بہم مٹھی جو شہنا نوا ز
با موہہ بہ ہد کی لقا او سیہ ساز

سرون ہر د اسر ہم معمول سے
خو نے سی ہوی کال سل ہو گے

ملی بینی او لجس حرنے سی منی
او ون لگا لجنی وان او سکڑی

ٹکور دینی نوبت کی سہنا لی ستی
سکڑ سنی والو کو کہتی ہی سن

توری او ترنا می سا دکی دم
ملی سب ہد لی کڑھ میں بہم

سنے سا تھہ نی جو موشیکی نوا
ہد کنی ملی تا لیو نکو نجا

جہان کی کتاب ایسا کوئی نہیں
ملی کہانی اور زبانی ایک سے

ملی بھیتی ہوں جیسے سب
یہاں ہر طرف ہری ہری کہانیاں

ملی یہاں ہیں جو سرکے
صدا اور ملی ہوئی ملی جگہ سے

کہانیوں کے بھیدوں کی سنا
ہر ایک ملی طرز میں

ملی علوم تا زمان پہ ہیں
صدیوں کی سر کیچ رنگ کی

ستارہ ملی ہر وہ تا کروڑ ہے
کہانی ملی ہر وہ جالاک ہے

ملی سانوں ہر سمان ہر دیس
اوٹھا کہید جرح سارا جگ

ہر طرف ہیں ہر طرف ہیں
ملی ناچتی اور سب ہیں

ہر ایک ملی جو ہری ہے
وہ باد ملی ہو کر وہ ہوتی ہوئے

وہ بابل جگہ ہری کہانیاں
ہر کہانی ہیں کہانیاں ہیں

کوئی جن ہی مصلحت سے بھلا
بزم جو شمس کی یہ ملو

کوئی دیوے کتب سے یہ ٹالون
ہری یا عاشقی کی دو تو بلا

کوئی دا برہ ہی کیا کر ہرن
کوئی ڈھب ہی ہی دکھا ابھی

غرض ہر طرح دلکو لیا اوہیں
ہی طرح جس دا دیا ادہیں

کہیں مار ہلو کر ہن قتل عام
کہیں ہا ہ اوہا ہو ن کرو تمام

کہیں دہر ہت اور کت کما نور غلی
کہیں قول و قوال اور عشق کل

کہیں ہما نراد رلو لوں کا سمان
کہیں راج کشمیر نون کا دہان

محل ہی جو دیکھا تو اک از دہام
مبارک سلامت کی ہی دم بدم

وہاں ہی ہی تخت عجب کی ارام
بری سیر دلکا ہر اک جا تمام

جہی کہ غرض ہی جو سکی بیان
کہ دن عید اور رات ہی شب برات

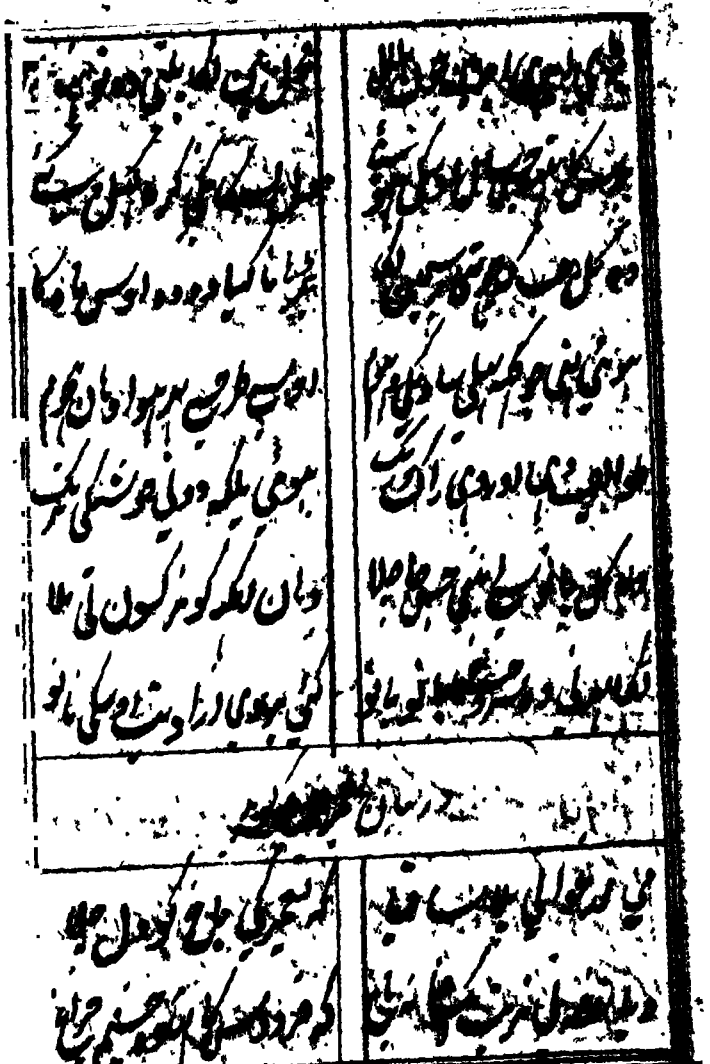

عمارت کی جلوہ دہی وہ شان — ملی جلوہ زلفت کی سایان
چمن اور بیرونی بنوں کی بہار — درون پر کہڑی دست بستہ نہار
کوئی دور سے دیکھ کر اٹھا ہوا — کوئی رہ میں حیرانی سا لگا ہوا
وہ مصنف کی ڈوریاں سر بسر — کہ کہا جسمیں تار نظر
چقوں کا تماشا انہوں کا جال — نظر کو کدر نا نہا دیا نی مجال
سنہری بعرف جھٹی سا رنگ — وہ دیوار اور در کی کلکاریاں
دی چار طرف اینہ چولکا — کہ جو کہ لطف اور سمین سما
وہ مخمل کا فرش اور مسند آلہ — بڑی جھلکی اکی نہ پائی ہو
رہی ظلمی اور سکی کو ٹیل بھی — معطر شب و روز جسکا مام
جہر کہٹ مرصع کہا وہ ان میں — کہا نہا وسطرح ہر ان میں

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible] احوال [illegible]

دو اداسیان اور جنگل بیان	بہرین ہر طرف اور سیمل علوہ کنان
خرامیدنا اور لوٹنا یوکا ہجوم	تحل کی وہ جنگلی وہ اسکی دھوم
تکلف کی ہے بہرین بساط	رہی رات دن ساہر دلی پاس
لبزان مرد کی ہر طرف دبدبہ	جنگلی کوی اور کوی رای سبل
سلونی کوی اور کوی سانولی	کوئی چت لکن اور کوی کامنی
کوئی سیوتی اور کوی کلاب	کوی نورتن اور کوی ماہتاب
کوی [illegible]	کوی دلکش اور تن سلکہ کوی

معانی کوئی کہوں بسی کہانی — کوئی نبوت پر دہری ہتی جاتی
ہوا دن کو رہے دیا سمان — ادب ماہین سے ہی اب روان
غرض ہو کسب ہتی ہنر کام کے — ہے سب واسطہ ادب کی ارکام کے
یا جب وہ اوس نے دولت کی آئے — بدر اور ہر طور کی لطف پائے
ہوئی ادب کی مکتب سے نادی عیان — ہوا ابتدا دیسا شاہ دیوں کا سمان
حکم اتالیق و منشی ادیب — ہر لیک فن کی اوستاد ہٹی قریب
بہ قاعدہ سے شروع کلام — پڑھائی لکی علم اوسکو تمام
دیا سنا بسن اوسکو دن رات — کئی برسین علم سب پڑھ چکا
معانی و منطق بیان ادب — پڑھی لوسنی معقول و منقول سب
غرض جو پڑھا اوسنے قانون سے — خریدا حکمت کی مضمون سے

بلا ہنگامہ ساقی تو لگا جام محل — جوانی جاودانی ہی لیا تم کل
عشیت مستمر صحبت دوستان — کہ کل ہیچ در ریف دو یوستان
تمنای اسلامی کہ ہو سکی — سنای سب دلی جو کچھ ہو سکی
کہ یک جن پر ہتی اسیر غبار — ہمان حرف ہی ہی حزان اور بیا
بڑی جب کرہ ماہ ہوں ساقی — کہلی کلہری بزم کی جمال سے
کہات سا بلوا لغیر مکوشام — کہ ہون صبح حاضر سبھی خاص و عام
سواری تکلف سے تیار ہو — مہیا کرین جو کہ درکار ہو
کرین سہر کو ملکی رعنہ سند — سوار لیا ہو حسن سے دو چند
رعیت کی جوش ہون جمع کر دکہ — کہ نکلی کا کل شہر مین لی نظیر

بہ فرمانش من کہ یی پادشاہ	نصیحون یی سن سلم یی اپنی راہ
ہوئی شب یا منی عالم شراب	کیا سجدہ سکر میں آفتاب
خوشی میں کئے جلد جو شب گذر	ہوئی صبح یی سب نمایاں سحر
محب سب اپنی وہ جون لہو سپید	محب بود نہا قتل روز رسید
کیا مژدہ صبح یی ماہتاب	او ہتا سورج انکھون کو ملتا ساب
کہا شاہ یی اپنی فرزند کو	کہ یا یا نہا دہولی تیار ہو

سالگرہ سال دوازدہم سلیم او سوار شدن [illegible]

بالا نشین [illegible] بر معان	کہ ہولی مجھی کرم دسر دہان
اگر جا ہتا ہی مرد نکو جبین	مذ نیا دہ ساغر کہ تلخین
کہ دولت مرد ملکی دہوس فنا	ذرا شیشہ می کو دہو دا کی

ہوا دفعہ اب یون چشم بوس — کہی تو بڑی جب ترسی یہ لوس
لگا ہونی ظاہر جو اعجاز حسن — ہنسی لگ ادے اسرار حسن
وہ کورا بدن اور وہ بال اوسکی — کہی تو کہ سادن کی شام و سحر
یہی کہانا بالو یکی عالم عجب — نہ ہلکی کوئی خونیزادی شب
کہون اوسکی جوتلی یا بجب بات — کہ جون سکتی جاوی صحبت ہی رات
زمی پر سا جون موجہ نور صبح — ہوا جب وہ فوارہ سان آبزر
زمرد کی پاتہ ہین سبک پات — کہ جاد مون نی جواہک پات
ہنسی کہل کہلا وہ کل نوبہار — کہا کیہ باتون کو یاد رہنیار
عجب عالم اوسکی ہنسی پر ہوا — اثر کر گدی کا جسمین بر ہوا
ہنسا اوسکا داب اوسکا رسب — ہوئی جب قربان ہوئی بیکل

جواہر کمان عجب تنہا طیور — کہ ایک ایک عدد لاکھ کا کوہ طور
عوض ہو کی اسطرح صادر ہوئی — مرا مان ہو سر و نوخیز رستہ
لکھل کہر ہے جسدم ہوا وہ سوار — کمی خوان کوہ کی اور سبز تار
زبس بنا سوار یکا یہ ہجوم — ہوا جسکہ ڈنکا بڑے زور دم
ہزار ہزار کڑی تھی سوار — ہزار دن ہی تھی ہوئی قطار
سنہری روپہری وہ چمکاریاں — شب و روز کیسی طرحداریاں
چلکی ہوئی یا دلہ کی شان — سوار دنکی خط اور بانکی آن
ہزار دن ہی اطراف ہی مالکی — جھلا جھور کی جھلکی تا تلے
کہ اردن کی زیب و زینت کی آن — اور اردنکی دلی یا نوکی لہر بہار
بندی کہ کیون کاش کہ سر اوتر — جھکا جو دیکھا جسے ادنی نظر

وہ جلوسی اور مسکو طبری کا شان — جھلتی ہوئی بادبانی کشتیاں
جلی بانکھت کی ہو قریب — بدستور سابقہ نیی حرب
سواری کی ایک لی احتمام — لیی سونی روپی کی زری نام
نقیب اور جلودار اور چوبدار — ہے آسمین نیچی ہی ہر دم بکار
اوسے اپنی معمول دستوری — ادب سی نقابت سی اور دوری
بلاں دجوان و بڑی جانبو — دو جانب سی بانکیں لی جائیو
بڑی جای ایک سے ملتا قدم — بڑی عمر دو دلت قدم با قدم
سوص راسطہ جی سواری چلے — کہی تو کہ بادبہاری چلے
نماں بیوتی صدا تہا ہجوم — کہ ہر طرف تہی لالہ صحرا کی دھوم
لگا قلعہ تی سیدی صدا تک — دوکانوں ہی بادری جلک

عرض شهر سی یا مرتبه سمت کو | کوی باغ نهاد و کاو سمن بر
بوزنجی جا رکه تو لیس سیر کر | رعیت کود کهلای ابنا بسر
او سی کرت موج سی هو سوار | هر اشهر کو ابنی کشهر یار
بد جوشی ابنی کسی رای آسمان | که روشن رهی شهر بر دوکان
سوار یکو سی کانی موج او دهر | کی ابنی منزل این شمس و قمر
جهان کرد نهس خاوران محل | خوش سی وه دیوری کابنی لگل
قدم ابنی حرد لس یا بر لگال | نه بشوارب نی از حال حال
بلا نهس طبیعی سب انگبار | که جیکو مکدست سبی نیار
که جب فصل بهار ابد سر دان | سبزه باغ او در آن کا بد سمان
بدر ان کف سی بوی ده | رهان تهد سبکی طرناک وه

محمد امیر ابوالبرکات بادشاہ غازی

کہ سب خلق خدا کی خیر سے دعا گو ہے
ہمیشہ کہتے ہیں ہم بھی رہیں دعا گو ہے

ہر ایک حکم کی دل سے ہر شاہ کا
تھرتھراتا ہے جاکیا ہاتھ کا

قضا را دھن نہاد ہے سال کا
غلط دیکھ ماہی بھی سال کا

سخن مولد یہ سنجی قدیم
کہ ای فضائی ہوا خش حکیم

بڑی اپنی اپنی جو سب تھی سنج
یہ سمجھی زمانہ کی لکھ لوح سنج

سعادت کے بوں ہی رہا نہ دور
ہر ساعت ہے اس کی طالع کی طور

کہ اس بوستاں کی ہے ہر سرو
ہمیشہ کہ کھٹ بدن ہی ہر دم ہی کا رہے

کرا دہ جنس دہ عالم تحت
کہ ہدیہ ہر صبح جس ہر تخت

مداری ہے تجھ ہر ہر
کہ اردگ حقہ تریاک دہر

زبان مست نیستی تو ۔ ۔ ۔

مراتب ... بلند ... هوا ... بسمار ... بلاد ... چند
... بی ... بسی ... بسی ... شیخ ... جرات ... که ... بسی ... بگ ... بیاض
... بسی ... دہ ... بیون ... بی ... بیاض ... جای ... بسیط ... طرح ... عوش ... کیا
عرض ... بگی ... بون ... بگیان ... بی ... اوڑ ... اگر ... دہ ... اوسکو ... پرستا ... بی

سوار ... بسون ... بسا ... بزادہ ... بسا ... بطرد ... جواب ... دادن ... بسا

... بسای ... بلجی ... بسا ... بی ... بسترا ... بسب ... که ... بسہ ... حال ... بسکدر ... ہوا ... دل ... بسا ... بآب
... بنی ... عوس ... ہو ... دل ... اور ... بسی ... ورد ... بند ... ز ... مانہ ... بی ... ہی ... حب ... بسب ... دہ ... بلند
... بسا ... بلگا ... تو ... حضہ ... بی ... جھوڑ ... ابھان ... ز ... ار ... ب ... بسنو ... عمر ... دد ... نگا ... بسان
... ژون ... حال ... ہمران ... ہر ... دد ... بگا ... بم ... که ... گذرا ... جدا ... بی ... بس ... بگا ... اوسپہ ... غم
... بسی ... اسکر ... جو ... بگ ... اسکا ... دبان ... بسی ... جو ... دبگا ... نو ... دہ ... بسا ... بزادہ ... بسن

[illegible] کلی کی طرح ستی کنس [illegible] کئی

ہوا کم وہ یوسف [illegible] کہا خاوندان محل نی ہو گم

کہا شب نی دامن [illegible] عبر جون جہان میر ایوسف کی

کئی شب کو یکسر بام پر دیکھا یا کہ سوتا ہان سیم تن

ہی نی ہی ہکدم ہان کہا کہا ہای بیٹا تو ہان کیا

مری نو جوانی کیم ہر جاون بیر نظر تو نی محمد ہر کی نی نظیر

عجب بحر غم ہن ڈبو یا ہمن عرض حال تو نی کہو یا ہمن

کروں اوس نیا منگ کیا نی ہان ترقی ہی ہر دم تہا شور و فغان

تمام کرت جو یکسر ہو سوئے تلی کی زمین ساری اوپر ہوئے

عجب طرح کی شب تی تہا نہ دن تہا نہ تی رات تہا

در سرزنش مردم بزرگ گوید

کجا رسد ما هیچ دلکا ما
زر احمره هو توای سا قیا

نیابی کس بسان تو دلبر سلطان
کردن اب پرستانی خسرو

اوخری چو بری دمانی ملکرا
او تنا را پرستانی اندر ای سب

جب سب سہیلیاں کی
وہ کہانی ہی شروع اوسی کی

نئی سوانح دلکی نئی ملک کی
کہ تا دل لگی اور ہو جی بیٹھ

نئی کہانی اور نیو انتظام کی
مہیا سب اسباب آرام کی

نئی گشتیان روز نیو سیر کی
خوشامد سران جان عیش کی

سرا پردگی شعشے جیسی طاق میں
لگر وکہ لگلی نہ اطاق میں

شراب و کباب و بہار و لطافت
جوانی و مستی و بوس و کنار

تماشا و رنگ و غم تو اوسکو وہاں
بغیر از غم دوری دوستاں

اوسی میں سہیلی کہیل کی مرتبا دہ
سدا شمع سان اہ کی تا نہاد ہ

اودہر چہار ناچار ہنکتا ہوا دہ
ولی مرجع سی رہتا ہوا دہ

یہی وہ جو نئی دل لگی ہی ہوئے
وہ ہنسی نئی اوسکو لڑائی ہوئے

[illegible]

در تعریف کسب کوتیر

کہوں کیا میں اوسکی کسب کی جو بیان — ہر ہو ولیں کسب ہیں اسے محبوبان
نہ لکھکو موبر اطلس ہر ہوا — جو ہی تو تیسی اوسی یاد ہا
نہ کہاوی نہ ہوی اوسوی کہی — نہ ٹالی نہ بیمار ہووی کہی
نہ چشمی کھری بشب کوردہ — نہ وہ کہنہ لنگ اوڑھ نو سہ زوردہ
نہ ہڈی دکھا نہ موہ پر دکھا خلل — نہ بینائی اوپر ستار دکھا بل
نہ سابن نہ ناکن نہ ہور دکھا ڈر — ہر ایک طب سی عرض وہ بخطر
سہ کھوڑ طاجو اوسکی کلی ہاکس کا — ملک سیر نہا نام اوس رخش کا

ہیں فلک پر دیکھ کر ہوتے ہیں جمع — جبکہ کھلتا ہے سفید ابر صبح

وہ بیٹی ہوئی بادل سے ہے حسن — نہیں وہ ہو صاحب نور دیکھنے

ہوا کے سبب سے ہیں نور کا ازدحام — ملی اشعۂ خورد و کلاں تمام

سبب وہ جو بڑی پاکیزہ ہر — بڑی جستہ ماہ جبین ہر

سب سے بڑی صاف جو موتی کی — تو بڑی ہی ایک ہلور کے

بڑی اوسمیں فوارہ چھٹی ہو — معراج موتی سب لٹ کی ہو

مقرض بڑا اوسمیں فیض جو — کرامات وہاں رشک سی برزہ ہو

لئی کو وہ فیض ہوئی بڑی — ہر ایک مہ ستارہ اوڑا دی ہے

عوض اپنی صنعت سی نادر کو لو — زمیں کو فلک کا بنا جوڑ

ہوا ہی وہ مقبول حکمی ہم — ملی جلوہ کو زیر قدم

نور ہی نور ہے عالم میں ظہور
دل ہوا دیدۂ روشن کا نشاں ہو گیا

ذرے ذرے سے ہویدا ہے تجلی تیری
جلوہ ہر دیکھو تو ہے مہر درخشاں تیرا

جس طرف دیکھو ہے تو ہی تو نظر آتا ہے
تو ہی تو ہے جو یہاں ہے وہاں ہے تیرا

سارے دل تیرے ہی جلووں سے ہیں روشن روشن
کہ تجلی ہی ہے باقی نہ تو ذرہ ہے نہ میں

اک تجلی ہی ہے ہر دل میں ہویدا تیری
تو ہی تو ہے جو یہاں ہے وہاں ہے تیرا

کہیں ہے تو کہیں ہے تو کہیں ہے تو ہر سو
تجھ بن اے نور نہیں کچھ بھی نظر آتا ہے

نظر اک طرف آتا ہے تو ہی تو ہر دم
ہے یہی اک کلمہ گویا ہر جا ظہور

نکلا ابھی وحدت کی سحر کا تارا
ہے نوری جلوہ گر جا بجا

ہے رخ یار ہر طرف بے حجاب
ہے یہی اک کلمہ گویا کل آب

نظر اک طرف جدھر اٹھتی ہے
ہے یہی اک کلمہ گویا ہر جا ظہور

عوامیں کالیں کالی کملی کے والے — کہ نہیں ابھی عہدہ برآ تم سے ہوئے

دو مٹھی ہیں کلیاں جو ہوئی ہیں ہاتھی — دل اوس پہ چاندنی پہ لگائے ہوئے

ادھر آسمان پر ادھر چھندہ — ادھر ہر طرف زمین پر مہ جا رہ

پڑا عکس دونوں کا جو لہری — ملی لوٹتی چاندنی لہر میں

نظر اپنی اپنی ہیں اپنا رجھانا — زمانہ کی خوبی کو لگی جا رہی ہے

کہوں اوسکی پوشاک کا کیا بیان — فقط ایک شبدار اب ہے

زلف میں موتی کی نہیں سچ مچ کل — ابھی توکہ مٹھی ہیں موتی میں تل

اور ایک اوڑھنی جو ہوا میں حباب — جسے دیکھ شبنم کو آوے حجاب

صاحب صفا اوسمیں جھلکی ہوئے — بڑی سرسری کامدنی یہ ڈلکی ہوئے

کرن ہیں یکے الماس کا — ستاروں کی تھا بس کا

[illegible] کہ جون مسیم آلودہ ہو کر سنگل

[illegible] کہ جیکی قدم سے گریا مرتب

[illegible] ہو اہر جہان با نو بڑی جاہے

سراپا اگر ہو زبان میرا تن سراپا میں اوسکی گروں کیا بیان

سب اعضا بدن کی مواقف درست ہر ایک اپنی موقع پہ جا لائق و جہت

جہان را سفنے جاہی رسینی لکی حسن صنعت ہاہی دہان بکی

وہ مکھڑا جسے دیکھ واہ کہا ہے وہ لفظ کہ تصویر کو حرت آہے

جو مکھ جاہی تھک تھک سی جاوے نزاکت سہ اسپوتی کا سا رنگ

کہ رنگ عکست او رنگ ہا لکہ ہا ہے عرض ہر ادا میں الوکی ہیں

کرشمہ ادا غمزہ ہر ان میں عرض دیری اوسکی فرمان میں

ده ساقیا بهر دل ما [illegible]
بر طرف هوای کس کی حلقه مول

زین منزل اضطراب ده ای ساربان
کی توکن شراب بسیب تمنا

ده رانوی ناز جای گزار بسیط ماج
تو بهر عمر بهانه رانوی سایه

ده دست مغانه خو بکی باب
صفی بی هوجون بچه ادب

ده ساقی طهور بین ده اندازیا
هری یا بسحر چشم دولبی صدا

ده انبه کهلیان اداسی ده جان
که دل حسن عالم کا هو یا بمال

یا کبک کسی بی کو چال لای
کهان برده رفتار کو اسکی پاسکے

ایک چال اوسکو کوی کیا ملی
بهه اندازسا اوسکی یا نون سیکھے

عجب نشه صاف شب یا
کف یا دکهادی سر شب یا

معرف جواهر سا ایک عصر کفس
نه وه صفت ملک یا نفس کفس

وہ ابر بہار جو ہوا ہے [illegible]
کہ سبزہ اگا ہوا ہے [illegible]

وہ سبزہ اگا ہوا ہے [illegible]
وہی رہ گئی ہے [illegible]

وہ ناز بھی کچھ ہے [illegible]
کہ اور کو بھلا عالم دیکھا

جبل لو بھی اگی ہے [illegible]
وہی تم مسہل اوسی پر ڈالو

وہ کمری [illegible]
وہ جو سفا کوئی ہرا نظر

در تعریف کوہ ہمالہ رحمۃ اللہ علیہ

بلا سا فیاں [illegible]
کہ ہی [illegible]

سر شام سے دی [illegible]
کہ مست ہی دیکھوں [illegible]

اڑدن اوسکی [illegible]
تو کہا کہ رات ہی [illegible]

وہ رنگ کہ دل [illegible]
اوظہی ہے [illegible]

کہوں اوسکی باتوں کا کیا ماجرا
کہ جوں ہو دی دریا پہ کالی گھٹا

بھری بیٹھی دنیا ہے اوسکی مانند
بہت دل نہیں اوسکی ملتی ہے مانند

دل عاشق اوسکی بھری قربان ہے
کہ اوسکی ملک ہے عجب ان ہے

کل کشتی میں بیٹھا اوسکی جیا نوج
بھلی کور کہا اوسنی وہ بلا کی ہے موج

غرض جس کا اوسکی ہی ست سیکھ
جو چاہی کریا وہ سیاہ و سفید

کریا سر و جو کوئی اوسمیں مقابلہ
مری جو ندل اپنا اوسکو حوالہ

کیا قتل کو اوسنی دل کو تو کیا
عشق کا نہیں شام ہر خون بہا

کہاں تک کہوں اوسکی جو سکی بات
کہ تھوڑا ہی سو لک اوسکی بھری ہی ہے رات

وہ شعر کو کر صبح ہر بار طول
ولیکن یہ ہو عرض میری قبول

بہت ہو کافی جو کی میں بیان
کہانی کی جا کہہ نہیں درمیان

مرغ طرف گلشن ہو ہای ہای
مثل ہی کہ من بہای مونڈ ہی ہای

کیا ہی اگر تونی کہا یل او سی
تو مت چھوڑ یو نیم بسمل او سی

تک ایک خط او ہٹا رند کا کی تو
مراد یکہ اپنی جوا مکا : تو

می چشیں کا جام اب نوش کر
غم دین دو نیا فراموش کر

ہے حسن و جوانی ہے عیش و سرور
خضر ہست ابد تو ساغر بلوش

ہے حسن و جوانی ہے عیش و سرور
خضر ہست ابد تو ساغر بلوش

کہاں ہے جوانی کہاں ہے بہار
ہے جوبن کا عالم یہی یاد کر

سدا ان چشیں دوران دکھا ہے
کیا وقت ہر ہا ہے اتا ہے

سبھی یوں تو دنیا کی ہیں کا روا
ولی حاصل عمر ہی وصل یار

کہاں جاہ و مالی ہی یو عزیز
اری یا ولی چاہ ہی کر تمیز

بہار حسن ہے گلزار دوستی تازہ | صفا ہے دامن تا فرق دوستی تازہ

طلاقت سا ہر لمحہ کی نظر بابر بیز

پہ سان تیغ ہے ہر لمحہ کی تپش | ملی ہے بصبر سے ہمان جانی عیش
ہم علی ہے ہی دور تک | قران دہ دہ ہے دوستی تک
ہر لمحہ ہے ہر تک گلستان ہی | بہار وصال عریان ہی
بزور داد سکوت کر ہیا جو دان | بنوچہ او سکوت کی ادا کا بیان
وہ ہی ہے ایک ادا سے | بہ کو حیا ہوی نازی
موتہ ایل سے انا حیا ہی | حیا ہوی شرم کیا ہوی
سینا لینا ہوا لب بدن | کہ جون سیم آلودہ ہو یاسمن
ہر ہی ملک دہ صد اضا | ہی شرم سے یا ہی بند حجاب

جب اسمیں صلح کی عام مل — مندی یہ خبر سان اہل کی حال گل
ہوئی یکدگر سے تو صحبت خال — ملی ہنوئی رسمیں فال و قال
کہا سید جسدم درکھت گو — جوان نی حقیقت کہی مو بمو
کہی استیراب جو کوری یہی سب — جیا یا سب اپنا حسب ادسب
بریلی یہی احوال ظاہر کیا — جہی راز سب ادسکو ماہر کیا
کہا ملک ہندی ہی حضرت سنیے — زیادہ نہیں اسی فرصت ہی
یہ سنتی ہی دل مہ کہل ہیے دنگ — دیا شاہزادی ادسکو جو تنگ
مردتم بری ہو جو تم ہو مرے — اب تم ذرا صبر کیجو ہرے
یہی دسطرح دل لگانی ہیں — یہ شرکت تو بیدیکو بتانی ہیں
عجب بیس مل جی کا دی کو ئی — ہیلی جگی جی کو صلادی کوئی

جنکے دامنوں کو روا نہ ہوا | دل اُس طرف اج لگانا نہ ہوا

کیا اپنی معجزہ بیانی نظیر | ابد ہر کا ہو فیدی اور ہر کا اسیر

بری سانہہ کا بی وہ چور ہو کی رات | اور اٹھا صبح ماتم ہوا اپنی ہار ہے

سمان شب کا بکھر من چلا یا ہوا | مراد دلمین سا اسیا یا ہوا

اور بھی ہو کوی وصل کا دم بھرا | نہو وصل اور دلکو ہو صدمہ

منی بات کا لطف یا غضب | وہ پہلی سہل دل لگانا غضب

فلق دلمین یہی کٹی اور رات | ملی ہجر کی شمع شب افروز رات

محبت مین زلفین سیہ فام کی | لگا دیکھنی راہ شام کے

وہ دن ہجر کا روز سات ہوا | اور سے کا تمادن فیاف ہوا

لہا دلکا تو ہوا انہا اسطرح | کہا میں نے خضر جس طرح

وہ بھڑ لگا عالم وہ کسی کا مست — شب ماہ ہو وہ کہ رخ کو دیکھ
وہ موتی کی بالی لٹکتی ہو سر سے — رہی دل جہاں سر پٹکتی ہو سے
وہ جامے پہ اسکی سب العفام — سواد و بیاض شفق کی شام
سلیمان سرو کی تحریر سی — کبھی ہاتھ کافر کی شمشیر سے
وہ اکھیوں کا عالم وہ کاجل کی — کبھی تو بڑی ہر کسی کا من
ملکوٹ وہ یا فولاد کے سات — کہ جون و ہمہ سب سبق کی ہو
وہ لیوا رانک ڈانک کی چلی — ستارہ کی تیغ اسکے جس پر
اور اسکے اوپر بھی جالی مہین — بڑی چاندنی میں نہ جیسی
جو دیکھی وہ اسکی جواہر لگا — فرستہ ملی ہاتھ کی اختیار
وہ پر پیچ کرتی منال — عیان موبلو جس کی صفا

وہ بالکی یا مہدکی زیبر کوشش — جسے دیکھ بجلی کی اوڑھا کرے
وہ ہرا کھ بھدراب و تاب — وہ صبح نکلو مطلع اقتاب
وہ کلمہ یہ چنا کلی کی بہین — کہ سورجکی ہو کر دجیں کرن
وہ چھلتی یہ الماس کی وہ کلی — رہی اکہ سورج کی جیسر ملے
وہ الی اس کے ہاتھ کی خوشنما — تصور رہی جسکا دل لکھا
وہ بیچ سبز باردہ اور پورتن — کہ جون کلیہ ہو شاخ زیب چمن
وہ لعل کی یا رنگ اور بزہ دار — معطر رنگ خوانی ہو جیسر بہار
وہ معنی کی جیلی نہی یا فوبیں نکلی — کہ یا نہوں کمل جسکی کہائی نہی دل
وہ یا بوئی بوئے مشک ختن — وہ وڈ یا ہوا عطر میں تن بدن
زمین سے معطر ہوا تا فلک — زمانہ نیا دیکھی بوئے نہلک

هندی بغداد در رسم بامداں — فرمت ادبیں رکھی نار دباں
کئی عطر دان ہی مرصع دھرے — انوکھی کرامت کی رکھی حوالہ بے
سرہانے طلبد دھری ایک کتاب — طہوری نظیر لیا کل ایجاب
ملنداں ہی ایک نے اک ہرا — فرمہ سی زبرجد کٹ رکھا
دھرا کنجد ایک طرف کوس تماس — رکھی حوبڑا ایک طرف کو علم سراس
دھری ایک بیاض اور رشک چمن — ہزار شعر سودا و میر حسن
رکھی ایک حوبلی بڑا تورہ پوش — اری دیکھ کر عشق جس ہادہ نوش
صراحی و بلور شراب و رباب — دھرا اوسپہ ساقی نیا کر ایجاب
دیا اوسکو رکھا جیسا ئی ہوئے — کہ جیتی نہیں موند لکھی ہوئے
کہا خاصہ بزکو حبر دار کر — کہ رکھو تو خاصہ بہ تیار کر

یکایک بجا سر پہ ہوا دسہرہ کہ جس جا حرمان نہی وہ رہے
نظر نہ دیں کی جہاد سبر پڑیگا ہوئی جا در حسو کی اوصل کہ
کہا جس کے عالم پر اوسکی حرمان تو دیکھا محبت کسی ہی ہوا
کہ دانی ہی جوڑا کملی ہیں پڑا جہاں سر دیں جا نہ سای کہ
ہیں تو کہ تب جا نہ ای ایکی کہا لاتا موہ کہ بسی ہا
دہ حسن اور پوساک اور وہ سا زمرد ہیں جون جلوہ اف
سمان دیکہ اوسی شعلہ سر پا ہوئی اور صلی کی اوسکی ہوا
خواصیں جو ہیں دم بخود جا کہا ایک ہمرازی ان کر
کہ اب کیسی طرف اکہوئی جہان حکم ہوجا کی ٹہلا
کہا وہ جوابا سنہی کہا تو دیکہا اودہر سی تو دون ہوکی

ہوئی مستِ مے عشق وہ ماہ رو — نکلی ہوئی اداسی تجسس تقلق
کہ دیکھی جو مرکسی کی دہائی — نکلی دہانی ایسی یہ اختیار
جو میں جو ہنسی رہبر دہشت کشی — بہانہ ہے ہر کام کی سنت کشی
جو ملی رفتہ رفتہ وہ مہ ہوش ہے — جہر بیٹھ بیٹی ہم آغوش ہے
لیا کھینچ ہر دا ہون نی ساتھ — جھپی ایک ہو وہ مہ و آفتاب
ملی بھی جام شراب دمال — ہوئی محل امید سی وہ نہال
لبوں پہ لب دہنی دہنی — دلوں سے ملی دل بدلیں بدن
ملی ایک سے ایک ہو سمال ہو — کری جسری دلکی پامال ہو
کلی جا کی جہانی جو جہانی کی ساتھ — جھلی ناز و غمزوں سے ہمیں ہاتھ
کسے کئی جوں ایسی ہے جل — کسی کئی جھپی ساری نکل

ہوئی دل جو دیوانہ کی اسنے یاد — لگا ہجر سب دل پہ آنی کرنے
ہیں ہر روز ناشاد و ہر وقت غم — کہ ہر رات کٹتی نہیں اور ہونا
ہر رات کٹتی نہیں اور ہونا — وہ عشق اور حسن کو کہو لنا
نہیں ہجر ہی اوکو ہونا ملول — نہیں وصل ہی منہا ہوں ملول

اگاہ شدن ماہرخ از احوال جانسوز او

بلا صلبت ساقی نہیں ہر کہیں جام — کہ ہی جرع نہی درد ہی مقام
سہ دود دلکو اکیجا منہا نہیں — کہ کہا دی وصل ہا تا نہیں
سہ ہی دشمن وصل و سوز ہجر — کری ہی شب وصل کو روز ہجر
ہوای او ہنو کی ہوش ای او — سہ اسنی ہی صحبت نہا ہی او
کی دیوانی دیا ہر تمو خبر — کہ معشوق عاشق ہوا اور بر

ہوئی صل جو دو نو کی اجتماع | لگا ہجر سب دل سے بانی کرنے
بنڈا ہر تو معمول اسکا مدام | کہ ہر روز آنا دو ہر وقت شام
ہر رات کہنا سنا اور بونا | وہ عشق اور حسن کو کہو لنا
نہی ہجر ہی اوکو ہونا ملول | نہی وصل ہی منتہا ہول ہول

آگاہ شدن ماہرخ از احوال ماہ رو

بلا صلاح سن فی ملی ہر کی جا م | کہ ہی جرح نہی در پی انتقام
ہے دود و ملکو اکہی انتہا تا سہن | کب کہا دسی وصل سہا تا سہن
سہ ہی دشمن وصل دسور ہجر | کری ہی شب وصل کو روز ہجر
عبای اوہنو ملی خوش ای او | سہ اسی ہی صحبت نہ ہای او
ہے ویوی دیا ہر تمو جستر | کہ معشوق عاشق ہوا اور بر

عضبا تک شیخ تھی ہے خواہد ہر
کہ اہی ہین اباد سب قمر

اوسی دیکھ غصہ ہین وہ ڈر گیا
کہی تو کہ جیتی ہی جی مر گیا

بلا سے وہ دہر اوسکی ہی بڑے
کہا سن تو ای موذی دمدمے

کہی سیر کو مینی کہوڑا دیا
کہ اوس عالزادی کو چوڑا دیا

چھوڑا نا دل اوسمہ یون چھوٹنا
ہہ اوہری اوہر فرا لوٹنا

مچلکا دیا نہ تو لی بہ
ہہلا اسکا بدلا نہ لون تو سہی

ہیرا جیارا تون کو دیشا دو تو
کرلکا دو تو نکو ہت یاد تو

ذرا جاہ کا دیکہ اہی فرا
کہاتی ہون کیہ کہی رہ ہلا

کہی جیہ ہارون تو کیا اعتب
ولی جاہتی ہین ہہ تیری نصب

کہ جاہ الم ہین بنا دون کہی
ہہ کیا ہی جیارہ لادون تجہے

وہ یاسمن کی بیل ہوا صندلیں ہوا — ہوا اوج پر بسنت کا رنگ بلبلیں
ہوا مبتدا غرور ہوا اوس ماہ میں — کوا وہ جو ہنا ف کی راہ میں
ہیلی اوس کوئی کی یہ کیفیت عجیب — کہ یا وہ اوسمین مہ و کوکب
منور وہ کہر لو سکا سارا ہوا — کوئی کی وہ بیلی کا تارا ہوا
وہ اندھیرا پڑا انہا سوردش ہوا — ہوا ان اوسمین جوان سب کا مہ
دلی یا فوجب اوسکی یہ برکیا — کوا اوسکی اندوہ سب بہر کیا
زمیں کی سما یا کہ یہ اب — کہی سو کہ انسو کوئی کی شتاب
ہوا دیا نے اوبر کئی کا سب کا — کوئی نی لیا سنک سی موہ لو دہ
دل اوس نازنیں کا وہ کئی لگا — جگر ٹکڑی ہو کر بہ کئی لگا
ہوا خدجو اوس اوسمین وہ — ہوا خدجو اوس اوسمین وہ

سیاہی میں دھبے ہیں کاغذ کا دل
صعوبت ہے اور جسم بیحال

یہ شب سا سیاہی ہے دوران دیو
سدا ان ظلمت غم کا اوسجا ہو

غم و رنج الفت کا کیا کہیے حال
لہو بن اپنا کوئی پیتا ہے

اس اندھیر کو کیا لکھوں اے پسر
قلم کی لکھنے میں الٹو سیاہ

کروں مختصر یہ سیاہی کی بات
لکھا ہے اوسمیں وہ اب حیات

نہیں خلق سے جیتی اب اوسکی
لکھا ہے خدا وہ لکھی کب اوسکی

ہنا اس طرح جو وہ ہے بیخبر
بڑی ہے مقرر اسمیں یہ تعزیر

ہم دو دو لوگن جو ہولی ہے جاہ
تو ہولی ہے دلکی ہے دل راہ

ملے دو جن جو کر اتو ہان غم
رکا جی اید ہر ہان جفا دم ہو

کئی دن ہنا اوجو وہ شک ماہ
ہوا اوسکی الکھو میں عالم سیاہ

جو ہیں یہ بلا ماتو پیدا ادیب | غرض غزل کی ہے عنقا ادیب
جمن ہر طرف بلبل گل ہر نفس | وہی سامنے صورت اہل ہوس
سخن اور ہے سب کی سوال و جواب | سدا ان رو بہ رو اور کسی کی ملی کب
جو اعلیٰ کہ در شعر سودا سخن | نہ ہر ناسہ و دیں شعر حسن

غزل

سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں | خاک میں کیا صورتیں ہوں گی کہ پنہاں ہو گئیں
یاد اس کی آتش رخسار کی جس جا پڑی | دل کے ہر قطرہ میں آگ سوزاں ہو گئیں
نالہ میرا بے اثر ہوتا کہاں ہے دیکھیو | جا کے اس کے منہ پہ دیکھو تو فغاں ہو گئیں
ہم نے کیا کیا کہہ کے لکھوایا ولیکن اے دبیر | ان کے خط پڑھتے ہی کیا کیا بدگماں ہو گئیں
ملک سے تو اس کے ہم کو کچھ نہ تھا لیکن سودا | کیا کہیں کچھ خوبیاں یوں ہی عیاں ہو گئیں
ہیں جو کوئی کہتے ہیں سب سے کوچہ جس | میرا دست و پا بھی تو ہیں وہاں ہو گئیں

اسباب

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

رعشی ہو رہے ہو ہاتھ کو کیا کیا

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

خاری ہو اسکے ہاں وہ اگر آ ماں — وہ جوبن کی عالم کی سر سا ماں

ہو اسکے تو سنبل ہی وہ بہار — وہ سنبل سے جوبن کا اوسکی اوتار

نہ ہیں وہ اسکے ہاتھ نا — جب اوسکی اپنی کو دیکھ ہاتھ

خواص اسکے جتنے ہی بنی ہوئی — کہ لالہ کی بنی ہی جیسی پڑی

وہ شبنم کا تحفہ ہو صبح کا کام — سر سر زر لبادہ بچھا تمام

دلی اک اوسکے سر پر اٹھا چوچ — سب اوسکی ایک ہنا کو یا کہ ہے

لگا بنی پردہ ہیں دود جگر — اوسکے پردہ نہاں وہ

اوسکی کوی جب نکلتا ہو راہ — اوسکے راہ رو ہو طرف بنی لگاہ

کہ بنی اپنی جگہ ہو حاضر عیش — سو اوسکی کرتی ہی اوسکی پیشوائی

کوئی بنی جگر دوز کوئی ہا ردباں — کوئی بنی جگر دوز کوئی ہا ردباں

بڑا عکس ہو اوسکا طرف چمن ہوا لالہ و گل کا سرتن
درختوں پہ اوسکی پڑی جو جھلک رہے مرکوبی دو دار سینی چمک
ہوئی اوسکی شہ پر جس کو رسی کہ اودھیا کا ہی ہو شکیب
چمن سارا جیا دیکھ کلی دیکھی ہے ہوا دیکھ اپنی کلو کھلے
نئی جب بلبل کی کلغی کی چاہ ہوئی سروکی طرح قمری کو راہ
کمل و گجہ و لالہ اسمیں مل کلی کیسی اس باغ کا ہی ہے دل
اوسی کی جبن جو کہ اکیلا اودیسا کلی کیسی وہ دل ربا
دری ہی کوی ہان ذرا جاتو مری جیش ماتی کولی آئو
عجب دیپ ہی اور عجب سے سمان کری دو گھڑی یا کی مجرا یہان
تمنا ہو من ہر اجی تو قبول ہو کوی دم تو وداع جگر ہول ہو

وہ جلوہ کا چہرا وہ بانکا وہ ہر ایک طور کا دلخون پر شور
وہ سر پر سہی اور وہ اب ہے وہ مسی سے بانکا پہر ادھان
وہ اوڑنی سے نوب کے دھی صاف کہیں در سی کو شمس بڑی آ
وہ لی شہنا نہ پہر رکھ کی ماتھ اور صہنا وہ دامی کا شوکی
وہ جھس بان اور سیری ان سے وہ کوریکی باتی وہ طلوکی
نہ ان نی کا ہنا دل اوسمیں ہوئی محو سنکر چیر ندا دیر
خوشی جو کہڑی ہی کہڑی رہ گئی اڑی جس طکہ ہی اڑی رہ گئی
چلی ہی الکی نہ وہ چل سکی جو ہٹی سو ہٹی نہ وہ ہل سکی
ملی دم کمنی الکہ ترس اوسکا کلون لی دی کان اور ہر لگا
ملی ہیں ادھر ہی سب در حت کہڑی رہ گئی سرد ہو کر ا

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

[illegible] | [illegible]

جو تم کہا دو دل تو وہی دو ہے
جو سنتے کہا ہی تو دل کا ہے
نہ سفر اسرہ نہ کا صل ہے
ولیکن یہ سکوں کہا سہا
غرض ہی دوا ہی ہی ہی اوا
نہیں حسن کی اسطرح ہی ہے
جو مانی یہ جی جی ہے
وہ انکھی جو روی ہی سی ہوئی
عجب یوں نمائی ہی کا
کریبان سر پہ جو کا سلا

جو سلی ہی تو یوں ہی
غم الود صبح طرناک ہے
نظر ہی دی ہی ہی کی
کہ کر ہی دو نا ہو اول نباد
سہو کو سہی مجھ ہی سہا
کہ کری ہی نہی تو کو یا ہی
تو کو یا وہ انک ہے دریا ہے
تو کو یا کہ مونی ہری کوٹ کے
کہ جون رنگ لالہ ہو ف دال
تو کو یا وہ انکن صبح عشرت فزا

[illegible]

در بیان اضطراب بر زبیر دلها شدن بحکم آنکه چشم بر

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

در جواب [illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

ہیں ہمکو مرا بن طرہ اسی ڈر	ولیکن ہے ہمکو ہمروی حسبر
بھی کہا من اسوقت میں دیکھ لیتا	صبر یعنی اگر آئی غیری مرون
تو نی دم کہا ہمان ہوں اوکل	اسی جاہ میں جا لگا دم نکلی
ہے ہمن وارد ات شہ بی لیلیر	جو جاہی کری بات مد رمنبر
ہے ہرگز صبر نامی اوسے	خدائی اوسکی سنای اوسے
لگا بیٹی اگر آنی ہی کہل	ہری ایک حارہ برائی ڈہل
سنده جاہ دکھانہ ہمراز دہ	بڑی کو شمن ہرنہ اوازدہ
خدا انبی یوسف کس خواب	اوبٹی با دلی جان دیباب
ولیکن ہے ہی خام میرا خیال	ہی وصل ممکن بغیر از وصال
کہا کو گیا ستی ہر اوسنی بہد	دی جوون دم صبح جہر اسفید

ست حکم السلطان بہ حال ... ہوئی مقرر اس سے اور سکوں کا
ملی کسی کو تو نہ ملے گی ... تیری واسطے ہی اب کہ سہا
اس سے بحر الکلی ہوئی ... اوس دہوندہ لا سکی ضلی ہوئی
جو ہی ہی رہا کہ مرجاوے ہی دم ... تو ہدایی دیکھوں تیری قدم
اگر مرگئی تو بات ہوئی ... تو یوں جا بتو کہ بہ صدق ہوئی
ہیا ساہزادی بی اس ای رفیق ... ہوئی ہی تو اس جاہ عم ہی ہوئی
ہیلی جیکی ای دیکھو جان تو ... کہ وہ ہی پری اور انسان تو
رہای تیری کیونکہ ہوگی دل ... ہکی ہی تیری ہا نہ ہے مرجان
ہی جیسی ہوں اس سے رکھ ... کہ ہوتا ہی کیسے تراہم غلط
دکر تیری کب کی مرجاد تکے ... اس طرح جیسے لذر جاوے کے

[illegible] کہ جوں سبزہ و گلستاں میں

[illegible] پریشاں کرامی ہاں ہوئی

[illegible] دیا سنبلاں کو جگہ دیکھا

[illegible] دو بالیں سی شبدیز کی جھوٹر

[illegible] رہا چشم میں خون دل کو لگا

[illegible] وہ بر واں کرا دس تن ہاں

[illegible] ہیں اپنی کو فرخ حالاں جب

[illegible] اور ایک ہیں کا مزہ پر اپنی

[illegible] وہ بانہ ہوئی حال ہر ہر کی

[illegible] اڑا لی چلی اپنی اہو لیے

بہ ہیں کہ ہوتی ہے مردی سان
جب ایسی کسی کی ملی جا کہ

اوٹ ہے جبرہ کی دہرا دیکھ ہوشی
وہ دو دفون ہوی اوس علمہ تو

مظر کو ہے ہی اوس کو سن سے
مردی کی اوس کو سن سا لوبی

وہ موسکی بالی وہ مونکی ہار
کہاں نسترین کی جمن ہی بہا

ملاسے وہ نرگس تسو رنگ
بہری حسمیں لالا کی لالی

وہ سفنہ کھا شرف ماہی بہ یوں
بڑی لور بر لعل کا عکس جوں

ادا اوسکی دیکھی جو عاشق کھو
تو رویا کی چشم سی لہو

بہ ہیں اوسکی کاندہی بہی خوشنا
جلی نندہ جسطرح جوس کہا

دیا رحمت ہی مسکی نہی وہ
نہی ہی نہی ہی مجھ رنگ سے

نہی ہی ہی مجھ رنگ سے
دیا ہی مسیو ہرا ہک سے

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

[illegible]

[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]

زبس کی اوزار اسکی بن — وہ کہنا کہاری نہیں رہتی

لڑائی اور اوسکے اوزار یاد — پرستان نہیں لاتھی یاد اوسے

وہ مزدور کی بات سنی اپنی سب — کہا عرض رکھتا ہو ایک اب

یہ جو کی ہیں ایک حال — ذرا اپنی سنئی اور اپنی خیال

ہیں اب اونکے اوتھا دیکھا خط — ہیں جن سب اونکی پاوں کی خط

کی اپنی بات ہیں خوب — عیشہ سب راک اپنی مرضوب

کہا اوسکی ہی ہنسو اور ہم — کہ دردسن اپنی قدم سے بکم

ہیں جب بیٹی کی اور باپ کے — سروں پر ہمارے قدم آپ کے

ہیں اوسکی تعلیم کرم کی — صلہ ایک پاکیزہ رکھو دیے

اندر نکم اس سعی جو کس در بحلسی ہر روز زیادہ و جوان یوں

تا براد

[illegible] سنا ہی کا ہو وہ کہلا ئے
کہا کہ کتاب نہیں اپنا کام ہر ایک طرح لینا ہی آ کام
ہے بیزور فرمانیوں سے فقر دلی کیا کریں اب ہوئی اسیر
کہا جو کی صاحب کیا بات ہے کرم اپنا ہم پہ دمرات ہے
جو مرضی ہو تو بھی کو تکلیف دیں نہیں کہ ہمیں راضی ہو کم سوئیں
کہا اسطرح جو فرماد سکے قربان بندگی ہی کہہ یاد سکے
یہ کہہ ہی اوراد سے فارغ ہوئے ہیں لکی الو دیوار در
کہ اجا رکھی ہوش کھوئی ہوئی کہ اسکے ہاں بڑی دہ چوری ہوئی
کہ اہل مجلس کا دل جو لگل تو جون شمع اشک آئی سکا لگل
ہوئی ہی براد لطفیان لوگ کہا ہو لے اوسکی ہو اول روان

بجی جیسا کہ ہے ان کا بیان اسی طرح
کہ عشق کرتی وہ جو نئی بلکہ جیسی

سراپا ہر ادا ان کی بات ایسے
کہانی دیا جو کی جی اپ ایسے

وہ جیسی طرح ہے سب کرم کیجی
مری بزم ننگ ارم کیجی

مقدم ہمارا رجانا کرو
ہمیں اپنا مشتاق جانا کرو

یہ کہنا رہی ایکاہی تمام
ہوئی اب سے ہم تمہاری غلام

کہا اوس نے مطلب نہیں کچھ ہمیں
تمہارا سلامت رہی گھر تمہیں

کہاں ہم کہاں تم مواہ جوں ہے
یہ نئی بات سب ابدانی ہے

تکلف تو موقوف کردیجی
جو کچھ حکم ہو کرنا ہوسے لیجے

یہ کہہ کے لیے اوٹھی وہ جوں ادھر
دیا بنا جہان اوسکی رہگو کہر

کلی رہی اوسکی سب در وزہ
سمجھ جیسی کچھ دلا فروزہ

وہ جو کہیں اسکو طرح کر ادا | ہر ادا میں اوسکو ہی دیکھا
ولی کچھ بیباکی جو جس طلب | تو عاشق بخصوصہ کرتی غضب
کیا اوسنے بدی جو کچھ سوال | دیوانہ کیا اوسکو باتوں ہی ٹال
کہو خوشی کی اور کیا کہ ادا سی | کبھی وہ ہنسی کبھی اوسکی باتیں
کہو تیکھی نظروں سے کیا مل گیا | کہو ٹیڑھی باتوں سے مائل کیا
کہو مڑ کے دیکھا نظر دے مارا ادا سے | کہو سیدھی دل پر لگا را ادا سے
کبھی ہنس کے دیکھا نظر اوسکی | کبھی ہو کے غمگیں خوشی کی
کہو موہ دیکھا چھپایا کبھی | کبھی مار ڈالا جلایا کبھی
لٹوایا کبھی دلکو ٹھکا دیا | کبھی سایہ مالو کبھی چھڑا دیا
جو دیکھا کبھی تو موہ کو موڑ | اسی طرح کرتی رہی توڑ جوڑ

وہ ہر جگہ اپنی دکھائی دیتا ہے
یہ نظر بین دھوکہ سہائی دیتا ہے

کہاں تک ہر ایک سے بیان کروں دل
اور اپنی مصیبت کی شرح کروں

نہ موجہ ہوا ظلم رہا اور نہ نور
کئی دن میں دل ہو گیا چور چور

اس طرح محبت کی ہے اب لوگوں نے
جڑ ہی کری عشق کی اب لوگوں نے

جگر خون ہو مژگاں پہ ہے ابلا دل
کیا دل سب ایسے ہی اندر ہیں بکل

یہ دیکھا یہ وہ ہے جی صدا
کہ ہی صبر کی اپنی اب انتہا

جو کہتا ہی اوس سے تو کہ حال دل
کہ اب سب ہی ہے اپنا احوال دل

سنتا ہی ظالم تو اب اپنی سنتا نہیں
ہنسی کوئی دم کو جلاتی نکل

ملا کر تو اب دست افسوس کو
بڑا رہنی دی سب دنیا موس کو

یہ اوس جگہ بیغام ظہور ہو
کہا اپنی مزدوری دور ہو

بیا ای ارمغان دهی سخن — نه اب بن کهی جان ابتکر
نرخش اندیل بات همه نهان کر — لقا کهات برابی ده ان ک
نهاد سکوی کوی ایه هر اوئر — اکهلی پڑی جوکن لو سکو نظر
اکیلا اوب دیکه هو بیقرار — کرا با نون پراو سکی یا ضیا
قرار سطرحب قدم پر جوده — تو کهنی لکی فکر اگی ده
که ای اج کیا به خلاف فضا کس — کرا هوکی با تو نیی کیون بجوس
کهنی نیز دل سنا یکهن — دیا جکو نیزی لبها یا کهن
بری ابهنی اب ادنب هوسے — که لبها تو نکو قصب هوسے
نیز دلنے انسا هوتم حفا — چلی هم سلا جا نیز اسو سلا
ادنب نری بات ای تو — که با تو نیی ز کرا دلها ای تو

کہا لڑکے نے پھر صاف فرمائی
جو کچھ ہے پاس ہو گا لائیے

کہا لڑکے نے ایک مرد مسافر
کہ شہر سرمذہب ہی آیا تھا کہیں

ملک ایک ہے دامن مسعود شاہ
کہ ایک بیٹی اوسکی ہی ماندہ

جہاں نبی ہی پدر سفر اوسکا
ہی رہتی نبی حذف ہی اوسکا

یا ماتا لڑکے نے اک ایک بات
کہ فردوس کہا تھا وہ چشم چراغ

جدا باپ سے کبھی نہی وہ اوسکا نعم
سدا سر کرتی نہی خوف و بیم

ہی کم اس دیس کی وہ دخت دہر
کہ نہ سنا ہم نے ہی اوسکا شہر

جدا لکڈم اوسکا ہوئی نہ آئے
سلامتی فقر اوسکی سونی نہ ہی

خوشی سی سردار کہ عمر فراغ
ہر کہ جیتی رہتی نبی جاگ

وہ ... جو بیٹا تمام ہو — کہا یہ ایسی آسمین ہلا کام ہو
کہا بیٹا بیٹا دلی ما نہ لاو — الکو ٹہاو کہا یا کہ اترا نجاد
کہا ہر ہی کہ ہی سہ جین — ملی ہس سکے کہی ہس ری ہی
یہ سن خوش ہو اور سب اپنی ہا — مفید سب سکو سنا کر کہا :
کہ جاو تو دہو تند ہو کر دست کے — کہ ہی ہس پر سنا نہیں اد سے
جو ہم کی ہس لاو دیکھا اد سکی خبر — جواہر کی دیکھا لکھا اد سکو بر
یہ سن اپنی سردار کا دہ کلام — تحسن ہی ہری ملی صبح د شام
ہوا لہ کہان ایک کا دہان کو — جہان فید ہی نہا دہ حسنہ جگر
وہ رونا جو نہا نالہ واہ سب — تو کہہ ای اد سکو صدا جا ہے سب
کہا کہ تو مغنی ہی ہا ہس سراج — کہ ای ہی کہان ہو مکند اسباج

میرے تئیں عشرت سے کیا ہے بہرہ
کبھی کیا برہ برادر خورشید نہیں

ہے بارگی ہمیں خوف و خطر
ملکی رہی انسان پر تو نظر

سنا جاتا ہے تو دوسکو ملال
کوئی ہے جس نے نہ رکھا ہے ڈال

اور اوسکی قسم کھا کر کہے کبھی
لے نام اوسکا تو ہے تو نہیں

کیا ہے حکم کو سہ فرمان جب
ہوئی خوف سے وہ پریشان سب

تب حکم بصد تواب ہوا ہے
کہو اسکو لیجائی لیا ہے کوئی

اگر اب ہی لاؤ ہوں راضی کبھی
تو بہتر ہو تک دیکھو تجھی تم سبھی

برادر ہے جوان تجھ پر کرو
نہ اسکا پرستار کوئی جہاں ہو

مری جاب کو ہے ہنوز اجر
تو ہے ہی نہ ابھی رہوں نہ آزاد

یہ سنکر جواب اوسکا فرزانہ
بلا ابھی کہ ہے جان تن وہ ماہ

سر جاہ پر جب یہ سایہ فگن ہو | کہاں اور کسکو یہ دولت میسر
کہ یہ سکت اور کڑی ہیبت اسکی | کسطرح جہانی ہے تھرتھر سے تلے
بڑی ہے یہ جان و جو جسکو ہاتھ آئے | اور ہوں نی دنیا میں ایسا ملوکانہ
وہ تھہر جو تنہا کرے سیر راہ | دیا بھیک مانگے اور اسکو مثل گدا
وہ بادل سا سر کا جو اوس جاہ پر ہے | تو ایک نور رخشاں ہے ماہ سیما
اسی ہر مین اوس جاہ کی اوسکا منظر | نظر یون پڑا جسکا لکھنا ہی مشکل
وہ منڈلی ہے اوسمین پڑا ہوا دود | کہ شب ہر ہر اوسی سکو دھانپ
یکی لوا ہانت رسی اوس بسط | کہ بیٹی ہو جو شکت کی جس بسط
کہی اوسکی ضابط رکی ایسا مرد | سمجھ اوس کی ہر بیٹی تبلی کا نور

ہر دن اسون کی نظر اوس جاہ پر ہے تحکم انسا دست در بر

قطع همچو او ساختی با نمیر — کوئی سے نکلا ہی یوسف عزیز

کئی دن مرا کی اور ابنی ہمار — ہی نالہ کو سن دیکھا لالہ زار

کہا ہی جبلگ دیکھا دی سے مجھے — سما کوئی ایسا سنا دی مجھے

کہ دیوا بخت کوئی سے نکل — منازل پر ابنی ہر اہر محل

کوئی دیو ہمدان سلندر نژاد — کوئی میں اوترکر دہ حسب مراد

ہی ایا وہ جون حضر کو ہیات سے — نکال الحیوا نکو ظلمات سے

اندھیرے نکلا وہ روشن سان — کہ حرف جون ہوی یعنی عیان

ہوی ہست اوس پر زبور دو نکل — کہ حسطرح دو دی ہی سینم میں کل

وہ حبنا تو نکلا دی اسطرح — کہ ہمار ہو رخ ہی حسطرح

رئیس اوبرا نیکا تہا اوسکو عم — کہی تو کہ ہر تا تہا اوبرکی دم

تھا بخت پر اوسکو اپنی دھیان — لی اپنا وہ جوگن تھی اپنی جہان
رکھتا تھا اوسکی یہ اوسکا بھروسا — کہتا تھا سب جا کر کہ بھسم اوس
جی اب تو کہی اوسکو پاؤں کہاں — یہ سنتی ہی کہرائی یوں کہاں
دیوانی تھی ارسکا اوس پر سے — سر کی رہی سدہ بدھ باورے
کہا جل کہاں ہی سنا تو بھی — ذرا صورت اوسکی دکھا تو بھی
کہا رہی جوگن ذرا تم رہو — کہ شادی بڑی ہی ہی اوسکی ہم ہو
یہ کہہ اوس جا یہ ہی اوسکا ہیں — لی اپنا وہ جوگن کو وہاں اپنی ساتھ
کی اب اوس بخت پر بیٹھ اور — دکھایا اوسے کر تو غور
جسے دیکھتا ہی سو ہی رہ گیا — کہا ہی یہ سب ہی دیکھا
یہ کہہ اور اوس بخت کی باس آ — کہ اس پر سے اوتر اوہ ذرا

جاں پرور اپنی طرف سے لیے
تو ہر اک جسم ہیں نکی

کہی سر کو نت ادب سے سر نگ
کہ ہر طرح ہم تم تلک

سہ سن کی نفیر اپنی دلسوز سے
لگا شاد ہونی ادب روز سے

کہ یکبون تو لوہون کی فقا
چلی دوسری دن سر دیپ شام

او ڈری کلب پر ہٹہ کر وہ ادہر
کہ ہے نفس مطلوب او دکھا جدہر

وہ جوکن وہ فرد شاہ او روپاہ
چلی کلب پر ہٹہ او دہر کی راہ

او تارا او نہی جدہر جو ہیں بخت
دوبارا کہلی او دن در خوشی کے

موقع نسیم ہی جو بدر نفیر
وہاں او سکو لای وہ دجنے دیر

اکیلی او نرو بالیہ ائی او دہر
ئی سوک ہی ہی وہ جدہر

طلب تھا آوہ فرم بر بڑی
کہ جھکی وہ شوزادی او رکلہ ڈری

خواصیں ہوا ہیں بالیں و مسند ہیں
سو ہیں بلبلی آہ ہی کی کہیں

نہ چوٹی کمر ہے نہ کلغی درست
جو فالک نہیں ہیں کفن دوہے ہیں

ہر اک رہنی عالم ہی دیکھو دو لنگ
اودڑا رنگ چہرا کا مثل ہلدی

نہ اب کی ہتھیلی نہ دو جمہ ہی
نہ کھانا کھانا نہ وہ قہقہی

جو ہنسی تو رونا جو اٹھی تو غم
عرض لیٹنا اوٹھنا اون برستم

جو خود ہی تو حیران دیوانہ سا
کہ جون زرد شیشہ کی ہو ایسا

نہ تاب و توان اور نہ ہوش و حواس
ضعیف و نحیف و بدن بے لباس

ہے احوال وہ اسکا کم اب
جلی شمع کی طرح اسو بہا

ولیکن بحال میں بڑی ہے خود ہوم
کہ مثل پروانہ اوسپر ہو م

سنا ہے سنی لیکا جو خبر
صبا رک سلاف ہوئی یکدر

تم سے ہی میرا ہے جینا تم سے ہی ہے مرنا
دنیا چھڑی تو پھر بھی تم ہی ہو میرا سپنا

کیا بھول سکوں گا میں اس جان کے
غلطی کہیں دل ہی میں قربان کے

یہ سن کے وہ تو حیرت میں بس رہ گئی
کہی تو کہ حیرت ہی بس رہ گئی

نہ طور سینا کی جرأت تب
نہیں ہو سکتا کہ نہیں سکتا ہرگز

ہوں کیونکہ لائی کہاں اسطرح
وہ سب کہہ دیا جو نہ تھا جی میں

نہاں ہو وہ دونوں جہاں میں کہاں
در حسن میں اور کوئی نہیں

مزا فتنہ ہی جاگ اٹھو ڈالتی ہو
تمنا لئے سر ہوا اور ڈالتی ہو

تجھے دھن میں ہی ہوں ہی صدا
کہ دم بھر کو میری دبا لے بلا

مرا کام ہے اپنی لے
کہ ہیں میری خاطر بلائیں سبھی

جواب اسکو تو نے دیا ہی نہیں
ہوا دوسری کو تالی ہوئیں

[illegible]

[illegible]

کیونکر نہ ہو جو دل ہی نہیں پاس تمہارے — سو اسکو تو ہم اوپر دکھا آئے ہیں پیارے

ہر اک کو ہم الفت کی دہ شربت پلا چکے — ملکی کہنی سنی ہی بدر منیر ہمارے

کیا جانتی ہی تو اسے قدر کیا — زیادہ نہ بس اپنی لعنت جتا

مگر تیری خاطر سے رویا ہی کم — کہ تو اور رو رو کے دیتی ہی غم

وہ ایسی ہی مالی وہ ایسی تونگر — رہی اسکو دولت کی طاقت کہاں

یہ مردانہ لالچی ہو یہی اسکے لچھن — کہ دیکھی سب تیری مستانی صورت

وہاں صبح اسکی ہمیں کی دوا — کہ ہی خانہ یار دار الشفا

کی اپنی ہی اسکو محبت کی دھن — جیا ہی خبر تیری ملنی کی سن

اسے وصل کی اپنی دارو دلا — کہ طرح اس غم جان کو جلا

بس اب کم خوشامی کرو کھلکھلو — خدا بہر نہ ملکو رولا دی کبھو

کہا شاہزادی نے احوال سب — کوئی ہی جو کذرا انہیں رنج و تعب
کہ یوہی اندھیری میں رہتا کیا — کوئی ہی کہ اپنا بڑپن کیا
نہ پہنچا کوئی میرا فریادرس — تڑپتا رہا تن پہ زخم جس
وہ تاریک خانہ میرا گھر رہے — سدا ان مری چھاتی پہ پتھر رہا
محبت کی یہ جا سے زور و ستم — کہ جیتی ہی جی میں مری ہی کور دے
رہی یوں اکیلی کی کب اس طرح — سنا کسی نے بھی، تم سب یہ سن رکھو
کہ جس طرح کی زیست کرتا رہا — بتی جاں بدور مرتا رہا
عذابی یہ جیسے ملا یا کسی — وہ ایسا عذاب یہ جلا یا کسی
وہ یا شاہزادی نے رو رو کہا — کہ منھ ہی دیکھا تھا اک در کہ
بڑی بے بسی کی دلہن جو بنے — یہی اک کہ رسوائی ہوئی سو سے

اے عجب غم میں ہے تنہا لیلیٰ و مجنوں کا
کہ کیونکر ملا دل پر وہ دلدار

میری مشکل ہے بڑی کچھ نہیں انسان
کہیں کس طرح حال اپنا بتا جانا

یہ الٰہی تو معلوم ہی نہ کو سب
کہ ہم ہم ملی سادہ سکی سبب

وہ اسمین سہ حال دل دادے
وہ کہی کو سوی تہی بس سوادے

جو ملتی ہی بکھڑی ہوی اک جا
او نہیں سیدھا تو یہیں لاتی ہی کیا

بڑا دکھ انسا وہ جدا ہے
اک دلہی سر کرم ما تو یہیں ہے

کہی رات حرف و حکایات میں
سحر ہوگئی بات کی بات میں

سب وصل کی جو سحر ہوگئی
تو سو تو نکو کو یا خبر ہوگئی

صبا ماہ لی اپنی تو نہ ہر تقاب
او ٹہا سبز خواب سی اقتاب

سحر کو سعادت ہی جب بیدار
سراب سبق سی سری اپنا دام

نئی روز کو سانہ انی لگا | وہ سو تو کو شب سا جلابی لگا
ہو رچشم داجب وہ مرگان وہ | سفید و سیہ ہی ہو را متیاز
مگ عذر ہو صبح او سدم جو کہل | نکل انی ایدہ ہرا دو ہر سے دکھل
او تہی شکر السی مکلام وہ | نئی باری باری سے حمام وہ
وہ یار اکیلا سے انا سفار | حمن ہی ہئی سرسی انی بہار
وہ جو کئی ہوئی ہی جو کم انسا | حمر کر دانی مد سے جہڑا
نہاد ہو کی نکلی عجب انسی | کہ انی سی نکلی ہی جون کا نسی
نہ ائی سے نکلا عجب بول کا رب | نکل انی مد سے حسطرح دہ ہو ب
وہی اک او سر نکلی سہ او ر | کہ پوسک کا سرہ نلا دی طرح
جلابی کو عاشق کی دکھلا ہی | سرہ لا ہی کا جوڑا ہن

نازنیں کی بسی فضا و سکونت ملا کی طرح سے دیا وکد کما
اوس سے یکساں سایہ کا سب پاس تصور میں ہو سرخ حلی لباس
سبھو کا ساتھ اور وہ موہنی کی دھج کہ جوں شعلہ اوس سے اوپر کج
کھلی وہ اوڑھنی ہوئی جھانپان لہر میں اپنی حوض کی اسرا میان
کلی کی صفا اور کرتی کی چاک نراجی کی اٹکپنی ہیں شوخ شاک
وہ نکھ سکھ اوسمیں کھلی لال لال لہری ریگ سی جھمکہ کی مثال
کبھی تو کرن اپنی موہنہ پر نقاب مسفق ہی جیسی وہ مہ وار آب
منت کروا دسکی نہ کیونکر پھرے کہ وہان کو کہ دسر کہا کہا کرے
وہ باغ سبز کھوا اب رو رو دوپٹا بارسکا سوہے کی طور
جواہر سجا اپنی موضع پہ کل سرخ ہی جس ہو کدیدہ کل

وہ کہیں بھی گئے وہ ابر وہی
ہر الم ہیچ ہے اپنی ہر سو کہی

بجلیاں وہ چلیں رہا ہے اب
کہ جون دو دی بعد سعلہ ہو ف

ہو وہ سانہ اور ہے کیا ہو نہاں
تو اور کی ہو کی اور ہے بس

بی حب اس طرح وہ رہے خ
جلی ائی مرد رشنہ کی حضور

ہر ہزار تو قتل ہی ہو کیا
کہی تو کہ وہ جا ہے کہو کیا

حیا ہے کی بات نہ کچھ کہا
دی دیے قربان اور سر ہوا

وہ ہیں ہنسی کی ہنسی رہی ملی
ہم رازدل اپنا کہی سے ملے

خوب ہے ہوی اسکہ سر سبز دل
ملی سبزہ ان ہی اسمی مل

ملی ہی مل سبزہ ان کہو شہ کہیں
ملی ہی اسمی دل ٹوٹ ہو

ضعف ہم ملی کہا ہے
وہ عم کہانی اور کی لیکا ں ہے

شب اسباب کرسلطنت کا درست | سراپای او سیم ما به جلال د
دیا لکھا بو تہا شاہ ایلم سیاہ | او سے ملق لکتی تبی مسعود شاہ
کیا ایک بار او سے یون رقم | کہ ای شاہ سایان دہی فرم و حم
فریدون نشان او سکندر برد | مراد جہان د جہان مراد
جہان جاہت زمان کرم | دل رستم و کرد حاتم ہمم
ہی وارد ہوا ایک دہیا نج | بی ای ہی تحکو مری ایمان عجب
جہان پہری روشن کہ ہی ماہ پرون | ملکزادہ این ملک شاہ ہرون
نوازش سی اپنی کرم کیجی | علامی ہی اپنی ہمن کیجی
ہمیشہ ہی راہ درسم کہان | کہ والستہ ہوتی ہی کار جہان
ہر ایک نحس واقف ہی ہر نادر | کہ ہی نام ہر شہ کی اسطبر

سبلا سب ما ضی و حال کا — محل لکھا فوج و اموال کا
خبر کیسے بجز اور انکے — لکھا ایک سے حرف اخری کا
کہ جو ہو وہی ہر ملک شرع شرع — وہ ہی اپنی مذہب ہی اپنا خلیفہ
اگر ماضی خبر تو ماسبق سے — نہی اب اپنا ہمن حاشیے
کیا جب سعود سہ کو یاد — بڑھا اور سنہ خط کا مضمون نام
سمجھ اوسکا مضمون مسعود شاہ — کہ لاشی ہی فوج اور اشی سپاہ
اگر حکم ہو تو بڑی جب سے — پھر اخر خدا جانی کیا بیت ہو
اور اخر ہی ہی زمانہ کی حال — کہ بیوند ہوتی ہی باہم سنبال
یہہ تازہ کلمہ رسم ہو بندی — ہمیشہ سے عالم ہر دمندی
لکھا نامہ اوسکو ہر بیت در جواب — کہ عاقل کو لکھنا ہی کیا ہے

بعد حمد و ثنای خدا — پس از نعت احمد شه انبیا

که نامه بما را بود سر بسر — ده از زبان ابی با هوس کهلا

سر سب کی عام می مخمور ہی — نہی ابی سر دمکی دور ہی

اگر ہم کہی ابی دعوه بر ہی — کہا ری ملک کوی طرہ یار ہی

ابی کہ سب بطلی ہو در کوی طور — نہی مک دیکھی ابی غور

کہ بس دولت ہے نہی ابی — سدان نا دکا عدی ابی ہی

دی کہ کرین رسم دنیا ہی ہے — نہی تو کمتر ادا کیا ہے

رسن ہم کوی پس سرح رسول — سو رس در سطہ کرنا ہی ہم قبول

خلاف سعر کیہ رد کرند — کہ ہم از کمبزن نخواہد رسید

ابل

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

سبزہ و جوبہ ہر نیتی ہوست — سوار دیکھ ہو ڑی ہر ٹیلی ہوست
کر جب وہ دہ ہو سو کی دنڈ کی لیے — کہ کر کن وہ دہ ہو سو کی ما جی کے آ
ٹھور دینن لوب کی اور اوکی لیے — کر جب وہ دہ ہو سو کی ما نہ ہے
وہ سہا ہو کی صدا خوشتا — کہی دور سے کوشمی ہر تی آ
وہ نوسہ کا کہو ڑی ہو نا سوار — رہ رو کی سہدا خواہر کا ما ر
ہزار دن کا ملکی کف روان — اور اہل ف طاوسہ ملوہ کن
وہ طلوع کی جبا وہ لوکی صدا — وہ کا نا کہ اہ ہنا لاد ٹ لا
ہٹر کر وہ کہو ڑی کی جلسا سنہل — ہا کی وہ دونوں طرف مو حیل
وہ ما نوس اکی رہ رو کی ار — کہ ہو سفر منا ضنون ہر نار
وہ رسنہ حور دس جراغان ہو — ملکی حوب سی غزل خوان ہو

انده دلخانه تجھوں کی رو در ۔۔۔ ستار دلکا جہاں جاوں کا سور

دہ مہتاب کا ہوتا یا رہیار ۔۔۔ کہ ہر کف پر جس دولی ہیا

دہوان حب کما نور ہی نور ہو ۔۔۔ سب ہی لہ ڑی سب کا کو ہو

سر سرو مشعل کی ہر طرف جا ۔۔۔ کہ جون نور کی مشعل ہو سہار

زری پوشش سردار ملک کی ۔۔۔ ہر ہی برق کی طرح ایدہر ادھر

کہی لوکہ نرد کہ اردو در سے ۔۔۔ زہی درمان ہر کب نور سی

حب ای دہ دہس کی کہر ہر ۔۔۔ لکون دہ کی عالم کی کیا ہے

سہنی دہ کی صحب حور ہے ۔۔۔ دہری تجلی اوسمیں عبر سرشت

کہڑی یا دلوکی دہ حمہ بلند ۔۔۔ زری عالم نور سیکو لسبند

محب مسند ارکا صکی لو در ۔۔۔ ی صکیا عالم جو لوزر افرشتہ

کہوں ہم ہوں دکھائی اوا | کہ جوں ٹوٹ کر ہوی کلی ہوا
کہوں کب سری ناچیا دوں آب | کہ ہیورا کی عاشق کری اسوب
اوہ ہکی ہکت اور اوسکا سنا | اوہم ہوٹ ہیں نالکی کا نا
کہوی ہی ہوکی ہکہوٹ حصہ کی | جہاں لاور رنگ ہو ہو ہو
اسکو ہٹی کی سامنی ارسے | وہ صورت کو دیکھ ہی نکدار
اوٹ سہی اور ہیرلی جاب | نی سرسی اسیا کو کر سک شاب
نا سکہی اور کی ارد دست | حبک واس اور ہوی جالاک
وہ ہی سر ہر اوٹ اور سہل | لکہ بک وہ صف جبرا نا لکھل
بکر ہاں اور کہو کو اوٹ | ہیں پا دکہ اپنی سرسی جہو
اوہم اور ایدہ ہر رکہ کی ہابری | جلی نا چنی ای سنت کا نا

وہ سنو کیا دی ہماری کان میں
وہ ٹوٹی سنو وہ ہٹی سب سان

فی فقہا دو سو مثل تالیان
سہانی سہانی نئی کالیاں

خوص کیا کہوں تا بہ حد ہی ہی
نہ کہی کی عالم کوی سر کہیں

رہنی نہ دی ہرادہ سب جزا مزدر رہنا دیکھرای ہوون مرد نا دیکھم

جھکا ہر دن لیے ہی ہیت سان
تھی بدلی اب مثل سر سب بلا

لیے ہر زباں ہو جو بار ہوں
کہ ہر ہی کمی کا میر بار ہوں

ہوا خب بلاج اور بیٹھا ہر دیان
بلا سکو سرت دی پاسران

اوہا ہر وہ نوشہ کو دار لیا
محل ہی بلائی کی بڑی صلاح

جلاعب دہ دہ جو دہی کمطرف
چلی جب مثل جمن کی طرف

زبان بھی مہ دی کی کہوں
ہری ٹوٹی لاکھوں زبر سکوں

[illegible] شاه — [illegible] خورشید عالم پناه

[illegible] کو بینی قدم ما قدم — سواری بی آگر بی او سر اظم

[illegible] سر و حسب دو دین کو شاه — بی ای جان او سکی بی خواهگاه

او ثنا با او سی و هوس لکی آ — بر او کا شاه خوکس بی سا آ

دو تخم اس بی خود خت در — کی او سکی والد کی بی لطبر

کی با سی او سکی ای خرو آ — مرا سا بی ای فرد شاه

سو بی تحیه ثنا بون ای انجا — که تو این فرزند بی او سکو لا

عرض هر طرح کر ما مداد سی — کی عالمی دنی با بداد سی

بر او نا ده خورشاه — دیا او سکو حکم ای سی بی

او سی دهوم سا او را او سی — او سی ای او را او سی موه آ

[illegible]	[illegible]

[illegible]

ملی ہو ہوا سیمیں و مہتاب سی ہی | کہ یوسف ہلی جیب یعقوب سی
و ملفوں سلسلہ ہو اکمل کی طرح | سہ کلکی طرح اور وہ سہل کی طرح
ہوی سادہ و خورم صعر و اور سر | ہلی لکی لطریں امرد در سیر
ی عشق سی سلسلہ حسنی ہوی | ہلی سر سی ایاد سی ہوی
بڑی و ہوم سی اور بڑی سالے | کہانی ہوی یاد وہ فردسی سالے
ہو ہوا ہو ہا محری واہ ہی | ہوی جا کی داخل اور سی ہا ہی
ہانی سواری او تردالی سا ہہ | کہ او سی کل نو سلسلہ کا ہا ہہ
راہ ہوا کھری سرور داں | ہلی سا ہہ اپنی وہ عجہ دہاں
لہ اپنی ہی اکی نظر جو پڑا | تو دیکھا کہ مان راہ ہی ہی کھڑا
ہ ماحوب نجی کی تک کر کلی | سہ روی کہ السو کی مالی ہی

بلبل باغ سخن حسن اعز الدین کیست

چون مقصود سند صاحب معنی اوست

پرزند شهریار سایان دست راست دست
میرزند مشکل بر غان دست راست دست

یک تصویر چنین نیست خالی از جمال
جلوه عکس بیان دست راست دست

نخجیر مغز خوبم و خیال روی دوست
خون بود از نخجیر طوفان دست راست دست

یک دو آب خونم چاپرسو دارد لطیف
چون صبا هر سو بجولان دست راست دست

پرده سلوی دل حالی سود از جام غم
خون دل بلبل بسالان دست راست دست

بازندش از عرش ده دارد سرود
میرزند جبک خراسان دست راست دست

پروانه شمع سبحان دست چنگ
شعله سور و رونان دست راست دست

پرسد عاشق خطاب اعز الدین دل

پرخطه مقصود کران دست راست دست

تو گلبنی که یاسمن است | مارک ادام هم تن بدن است
تیغ تو شبنم تو فایل و لهاست | لاله عارضت گل سمن است
مرغ صحبت تو دل نکند | صوطی ناطق و بلبل سخن است
خیره شد دل بکس خطت | نقش مونی قلم حطی حسنت
تیر چشمی غمزه جون ریزد | تون پیکان موکلر سکس است
مرکس شهسوار ولی من | چون سهی سرو جلوه گر چمن است

مالی نقس خیال منتصود است
بر دل اغر الدین حطی تمن است

مالب ما شنود و اما را لعبات | نیفشرد بر لک شعله سر ما را لعبات
مالت سالم راست مان اولو دل | ساقی بمیدهد بدکن را را لعبات
مالی نجس بلوه لوسف بوکشته | در ملک مصر دل بدر قمار لعبات

تمن بهای حسن رخسن بود دو عالم است | دل بدست آر و جان و خط عار العتاب
تو دل و دلبر خار غمش جان خاک شد | اسکر جگر دیده خونبار العتاب

شب است داغ بدل عزالدین سبک

مقصود دل حروف ناعیار العتاب

جمالت سوی عارض مستحاج | کند آینه داری ماه معراج
جبینت مطلع خورشید انور | خطت جنت برنگ بحر مواج
جلوس مار بوش سهره حسن | جهان برنگ کرشمه کست تاراج
خیوم بر دلم نقش عجب است | برنگ پیکر تصویر بر عاج
جلیس صحبت جان نشینان | بهار سخت شهان دار مرد ماج
بمعنت در عالم بحر عمم | برنگ رلف صاحب اورلج

جهان بر حسن مقصود است پیدا

لحسن ابراهیم

یعنی اعز الدین زرندی تاریخ

مجلس رونق ندارد در جهان هیچ	نخندد گل نگفتن بر زبان هیچ
ببین تا در هجران ملبل باغ	نگوید بار بش با غبان هیچ
چو چهره برفروزد ساقی نوبهار	ببیند روی او خط سبز سان هیچ
چرا دلواپسی دل در هوایش	ندیدم ایچنین سنگ در جهان هیچ
چو مجلس رای بحلی ست دیگر	نخندد آن روی هر گل در بوستان هیچ
چه سازم وصف حسنش گر نیارد	بحسن و حاسد و کافر دهد فتوان هیچ
چو مجلس را نخواهد هم کسی کس	نخندد روی هر گل در بوستان هیچ
چهی زیبنده آن سیمین بدن است	به بین در بیش او شیرین بسان هیچ
حسد است در دلت ای ارسلان	باید ایچین بسود و زیان هیچ
بجوئی در جهان یوسف مرادت	ادب کن لب ببند لا بزدان هیچ

چه بینی عیب بر بخدان نه بینم صعیب بر لین هزاران هیچ

چنان بجد دلم بر دلف مشکین نه بیجد با وفود را نچنان هیچ

چه گویم رود عالدین بمقصود

نپذیرفکر درمان درمان هیچ

حرام بنت لو شم زدست بار فوج می حلال بخشر نزار بکار خدح

محدیث بلبل کل در چمن بگوش خوش ست با ده ساقی در بن بهار قدح

حرم مکیده در جای سیر بر نشت کشم بادصنم در چمن دو بار قدح

حساب با ده رمن کی کس ا سیح کدر نشت عمر در بن دو ما سر ا قدح

حریف بزم چمن در گرفت دامن با ده نزدست ساقی سرمست در گار قدح

حکیم دید مرض سخت دوا فزود بنوش بر سر در دیک دو بار قدح

بسیر م دلم نه کرد کوشه گرفت مکنش ضرر بر سر دو بار قدح

حریفان باده بزم صنم خوشست افزر | کجا رسد بتو مردار دست بار قدح

غلام همت مقصود علاء الدین تو ام

چو جام چشم بتان مست و خمار قدح

همی دوارد ما بر و چون کمان ابرو | ز بدمهری تو بر دل نهان هموخ

جمال بوسه بما کی فتاد و من ارزده | بدان گمان شوخ

محالست زلی حجاب | نه مدد و دیده بر خود دل سیاه موخ

مرا بی میکند عبرت بچشم | کمر بند سحب مدد دیدگان شوخ

خوبی وارد بریک بریدگیش | چنانکه مرشده سر در چشم آن

خمار لوده چشمش فتنه انگیز | چو برسش بی چنان دلبوستان

خط سرش سحب علاء الدین صبح

یعنی مقصود تبریز زمان صبح

داغ شیرین بی بدل خسرو شکربست — ملکی جان کندش کولمن خواهد رسید
دیوانه ام و دل من در رصال روست — ای لی لی در سر ما و انجمن خواهد رسید
دوشینه ای ملک طلعتم رصال در داد — روی این ماه جبان در انجمن خواهد رسید
دهن و لم لکو صبال بوردشن بست — ان آله بحر ارطاف ارلمن خواهد رسید

در دوخق بر ستایش الدین دارس

کوهر مقصود معنی ارسخن خواهد رسید

دلرضم همه لبو و بزبان لذ بذ — صحبت تو سر بسر معان در دهان لذ بذ
دکرب لبو دلسوی مجاعت لطف کنم — چشم لکاه ما بر جان در ما ان لذ بذ
دلکر کجا بدر دمان ما الدکر دار — شوخی ادی عمر دبر اندل نمان لذ بذ
دهن حیال روی تو دس سو دلکر — سنجه یوسف روی تمان بر دوان لذ بذ
دف عظم نفس سنج عو جهان لکر — سکر زبان بمنستان مهران لذ بذ

در صفت پیش نوشد سنبد حاورا
باد سحر گونبو در بوستان لذید

واهب زراه گونبو سرون بمزود
دامن زرنج موبنو دلان لذید

ذهن دلم بفکر خیال لو در آست
استجو طرب بحمده شیرین بیان لذید

دقص صنم که چشم سهواب دجهان
اب زلال چاه زنخدان اران لذید

دسی لو دیو بغر بوحای نظر کنیم
دیدن گل محسن جمال بان لذید

دوق دلم بفکر خیال لو اصطراب
کر به مایضان در نهان لذید

دکر حدیث عشق سنی ای الدین
مقصود دل بنوق شیرین بان لذید

روضهٔ باغ گلشن خوبی | بوی گاکل چو نافهٔ تاتار
رفتن انصنم بسیر چمن | چون سهی سرو نازنین رفتار
ریزش خون بود در رحم دلم | چو بر آب و تیغ کوه دار
راه عشق است در رحم | دل زخار غمش بود افگار
نخل صد خون بکنان دلگاه | خنجر چشم دلستم خونخوار
[illegible] کلدر چمن | کبک فتد در صحن گلزار
[illegible] | [illegible]
[illegible] | غم یارم رفیق شد ناچار
[illegible] | چه شود گر رسی بر لوس و کنار
[illegible] | بوی گلهت شود در بن گلزار

[illegible] عمادالدین زرد

گفت لب صبر برخ دلدار

زهی ز سحر چشم بیمار هنوز — ز لعل تو دلها گرفتار هنوز
ز بیم چو تو سنان لعل بدخشان — ز جوش غصه بحر بر نمک زار هنوز
ز بسکه پرده عصمت نشم خود دارم — نشد ز خواب دلش دیده بیدار هنوز
ز می دگر بات کاش مده ای ساقی — که مست توبه ام از ان خمار هنوز
ز مستی شنم لوی چون همی اید — زبان شمع خونخوار امدار هنوز
ز لال جاه و دلبستگی جهان — برای نشنه لبان سخت خونبار هنوز
ز زهد لاف زن راه او رز ضمیمه — که نیست یکسر محرم اسرار هنوز
ز درد بجز لکل سکوه می نشنیدم — که هست همدم همکس بیمار هنوز
کلواه حسن بود دوسه ای اوارگی — که داری بر سر دولت بواصرار هنوز

ز جام ساقی مقصود اعرالدین بیخبر

مرزاد درین بزم طوسکلوا بیوسا

زاله شبنم گل من در بهار بستان زار — چیچه دارد بلبلستان بلبل دستان زار

رنگ دارد چشم گل در فراق روی گل — چهره گل من در بستان در بر من زار

زالبود چون در غم عشق دو سره کون — موج خون زخم دلمان لبش در بر من بار

زخ بود چون نخل ریحان تاج الوسیم — نخ زلف پر فشانش تاج تاراج

رو نکو دارد ملک خوبی و عز و جاه حسن — کی بدان بدر سرکش ارزد چاه مقدار

زاد کردد و در علامی بر قدش سرو بلند — چون درآید در خرامان در بر سرو

زرف دارد غمزه جادی نخدان زاد — سرست ان اب حیات چشمه سرچشمه

زار کوی مسکند با مار زلف صفت — مسکند بر لعب خالش ان

ترند پاک رسای اغا الدین دار نظر

خلوتی خوق الهی مقصود در بر نار

سر زلف سودا نمان دم بهم بر سر
شورش ریدی دل از دست و زبان

سر ریشه چشم دل نا پاک کاوری کرد
پاک کاری زاهل چشم امان مپرس

سبز و باغ عذارش موج روانی زد
حالتی زنجیر مجنون عمر و سودان مپرس

سایهٔ بحری چنان بر سر دوان مپرس
حالتی لعل آبرو و جان مپرس

سر زلفش دام نفس اهل صحرا کرد
حلقه زنجیر بام در زندان مپرس

سر جی چون جگر و قطره سلم چکید
گریه ابر دیم از دیده مرگان مپرس

سفته شد در معانی در زبان او
حسن تصویر بیان از دیده حیران مپرس

سبق معجزانی حوطفلان طبع جودا
معنی مشکل بجز در صحبت یاران مپرس

سنجی در شهر فعل جود انیم
طالع و فکر و ساعت کیوان مپرس

سر زنم دایم بصومعه در سال انیم
حرف از زهد و روغ در مجلس رندان مپرس

سه طشت بکریس رنگاه سراغدار آب

دیدهٔ سوفار پر خون اهل امکان میرس

شیشهٔ دل حیران می‌رود از دست تو — گل مبار ای حسن دیر اید بلبل دستان مباش

شرم کن از زاهدی صحبت دوران مکن — خنده زن بر گل غنچه نسیان مباش

شعله چشم چراغان رشک جمعیت بود — در سحر چون شمع گریه سوز مهمان مباش

شاد نشین بر بساط دولت دنیای دون — در جهان ای دل ز غافل بعد حیران مباش

شور حسن بی‌زبان شهره آفاق کرد — چون رخ تصویر حیران در حیران مباش

شاد باش ای گرگنی بدل و دین یاغی حسن — غارهٔ بر کن ز مای زبان مباش

شکوه مکان لی بعالم هر صه گوی زبان — گو سر افتاده مسکن در پی القصه مباش

شرف کبیر داعی الدین در خاتمه مقصود خود

در طلوع سعد اکبر دیوان مباش

بشنو از من مدار در دو با خلاص — بسوز و بال ترک مو با خلاص

صباحون چشم کرس دیده باکت | گذرگاهن دوچشم پرسو باخلاص
صباحت رخش لبس جلوه رحمت | خزانان سرو شد پرسو باخلاص
صفت آینه کرد و خانه دل | نه تیم چین درین امرو باخلاص
صفای رنگ و بوی کرنه نیم | نشیم پرسه زانو باخلاص
سرسر موقلم در خط شد از بحت | رسد از ریف مسکین بو باخلاص

صدای درد هجران اعز الدین بحت

تهی حون گردد از دهلو باخلاص

ضمائر سود نفس دلم درد سرو لعرض | لبس شدم به تنع جفا سو بو لعرض
صعفم برنگ بور رسد زیر پای تو | صلقه رم چو یاد کرد دکو لعرض
صوئی رحمایه صور سد انوار | چو بهر دید رنگ شعاع لرد لعرض
صحک بست تو صده از مد چو نگل بهار | بند در زبان عنچه بلبل لعرض

لعاد

ضایع کن ملبوس وقت خویش را | تشنه و لا بدرد و بین کفشگر بس
صورتم کن مرتفع ای صانعم | کردم بسوی مسبّبالاسباب رو
صنعت دست مکرّع برکشد | سر بر بمکلم زسه گونه عرض
صبغ نگاه چشم تو و نیک بین صید | مشکل بذا تشبه و ملک ذو عرض
صبغم من بعلم نکات دین جهان | نغمه سخن بدرد و بنو هو بنو عرض
صندلی من سلوار فتد تنگ | بیجم بدا حرف خط مولی بگر
صوصا رم چو مارد ملهاد دین حسن | دارم سر جان بان تند خر بگر
صمن دم بدر و فضای سخن گرفت | نرمکند مباد تو معزم الوتر

صبغی لمدحه عمر صوغ الدین

مقصود صد گرفت به سلوار دلرس

طوطی زمان ناطق هر بر و سخن بسط | رلف یکدرو بنو چو مو فقط

طرفه نگرکه سنگ که دل را بعمره سوخت | شورم برنگ شعله بمحراب در بمن
طرحی بحال حسن بوی ای حوصله لب | ریزد بحال دایه مشکین قلم نقط
طاقت رفت و رغم بحری بوای صنم | جوید قلم بوصل درین میکده ربط
طوفان بکشتی دلمن موج می زند | غرقم بآب چون جگر و طلب حوط
طفل قلم بخط لوسق جنون کر | موی قلم ببار بکه میکند خط
طبع لطیف بارک چو لکل بهار کی | وارد سکیک لصبا در سیم سط
طرز ادای نار لیش همه بردا | ترسم رشیم غضب درین سوده سط
طوطی است قدماغ نوای سرو مارسن | بس میرند بریف بوی وصبا سط
طالع شود چو رد سوار ادح مهاوری | لبر بر دو بر منتک رخود سوزند سط
طبع لطیف کرد هاشنی رسید | رسزد مک بلسه درین عینچه ربط
طرف قبای نو نظر قول خود بین | امی کنی بشیم مده و عده

طوطی گویا بود ثمری بحظ کن | ای سر و رای بدین سمت این بحظ

طالب شد و هوس آنار شیراز خواجه عزالدین

مضمون او بجلوه درآید بحال و بحظ

طهور حسن بر و مهربان خدا حافظ | گل بهار مرا ارزان خدا حافظ

طلسل فقر جوی ست در بهشت برین | ز زخم چشمه شیرین بربان خدا حافظ

طلای ریف ضنم نادر خلل دارد | بدام ریف پری مهرخان خدا حافظ

طریف جز غم و حسرت دگر چه دارم | به سر غم غیبت مدعیان خدا حافظ

طرز نار ربت گل سوری کلین | ز لوک عمه رسنان ز راحد حافظ

طعم کرفت سه ار چشم دیروار | عصب شرع ربانی

طلم بد مرضم نار نشاط بود | بدام چشم مهه بوس خدا حافظ

طلب لست مائی ابد دل لکست | فنا و مصر عمر کان خدا حافظ

طلیف گفت کلس و چمن ز دست خزان — زناله‌های دل بلبلان خدا حافظ

طبای صد دلم رم کند بخشم نظر — بگله بنمط دام نهان خدا حافظ

طلس عشق تم کشته ام بهر سوئی — نه هیچ رقعه سیه کامران خدا حافظ

طلیل رقعه سیه دام می شود بطر — غضب بجسم گاهی ان خدا حافظ

طرز نفس قدم کلس بهار جنات — زخار غنچه لسنان مرا مدا حافظ

ما نصح رمن دارست دمدام — زلوک خار مگستان مرا مدا حافظ

ظاهر بمی شود بطر موی خط تو — نه هیچ مار سیه بوخط مرا حافظ

اظلم کرفت رمقصود اعرالدین درست

رخورهای ستم دلبران خدا حافظ

عارض سیاه وی بر لو خورشید شمع — چهره افروز جهان سیاه لعلوه دارد شمع

عرض حال سوزش پروانه کس دانست — سوخت در بالوس سیمار سر و رشمع

تمت

عندلیب باغ گلشن دیده دارد همچو شمع
همدمه دارد چو گل از اشک خود خندان چو شمع

عاشق پروانه بس سر میدهد در شعله
رنگ کافوری نمیدهد دیده بیدار چو شمع

عکس تیغ از بسکه در روی صفا آرد پدید
آینه تصویر در دل جلوه امید چو شمع

عین خود هستی ز بیخودی نمیداند ز خویش
پرده فانوس دارد در بر خود چو شمع

عشق جوان دارد ز سر تا پا سراسر سوز و درد
در شجر خامه کس در دیده نمیدهد چو شمع

عرش در هر گوشه بهر قدرت
طاير قدسی نمیدهد پر و بال چو شمع

عمر شد بس در خیال روی آن کافر
چون سر زنار لرزانم سر بسجده چو شمع

اعز الدین درین سی سوده دارد قدیم
درمی مقصود نمیدهد چه جا دیده چو شمع

غنچه از بس بسته لب در جهان
در بدی نگشم که از زبان نرنج

غمزه ریزد خون هر صاحب هنر
از کف خونخوار خود هرگز مرنج

غارت کند بلک دلم شهر کارمن — بر رخم بر خون جگر خسکان دریغ

غافل مسوز هر رفت سیاه روی — رحمی بجان تبع ابرن زهر بان دریغ

چیخه دلگر کرشمه زن بسکس چرا — می نگاه غضب ابران دلستان دریغ

غوری کنی بحال دل خسکان بخبر — ای آن نسوخ چشم ملن بر ان دریغ

غافل نیم رسوز در و نهان دین حزن — سوزم ز رشک بلبل هل در جران دریغ

غیر ز بحر دیده بی شرم مباد — دیدن جو چشم ترس سحابان دریغ

غیار خطوط سبز تو ای لوبهار حسن — رنگی گلی شکسته و رین بوستان دریغ

غنچه لب نباله رخان صده مبند — دست حیران کمس آنا بحبان دریغ

غمود کی بچشم هم در جمن جو ست — چیدن ز شاخ گل بصبحن بر ماک دریغ

غران سکار صید دلم مرد و رد ست — بند مدام ریغ بدین مرجان دریغ

غرقم به بحر فکر زبان بر نکم تو صف — بند در زبان گره به لحن در دهان دریغ

ع ۶ ۱۲۵۰

اتم حورد رین نامه چو نعم اعز الدین مدبرد

امقصود حرنعم برسد در جهان دریغ

فکرد رفصل بهاریں موج سبزه لطیف — از سخن خوطی رمان است شیرین تر لف
فتنه از حسن او سوز بحشر می زند — جوهر تیغ مهان جوداب سد بر لف
فرو باشد بتا به و بر رخ ان سیر خط — مصرعه در لف عجایب بالدار و اورد لف
فال بد ماشد ه بر مش حون سد یابر لف — روسیه باد انکی که باشد ان کشف
فرو ره ریک سکسه بارد و جهان — در نظر جوهر شعاعان ابر اسد لف
فاش سازد سر بر بان سر دش — فلفل سیاه رکلین برکندلت را به لف
فاره شیرین لبان بس موج بهت برد — غنچه لب دارد تبسم حکایتی لف
فروری بحث سعید ارد و دم سیر — چون دراید ماه من در حاشیه لف
فرسره دیم بمرکان بهران سرو حمن — نقش کل دیدم رو کلبن رنگین لف

وصل در وقت بهار عیش سر آید مرا
جام بر کف دوستان در صف طرب

خالی تبع نگاهش در بغل جان میدهد
سبحه های شهدان بر سر مکس صف

فسق عشق لوا بفضولان ای اعلبا
میر مدرسه نفس و سلطان بیان بر صف

فخر بداعه الدین در عشق باری ماسان

در بعل مقصود داعاسو مکس صف

فغانست نیست بی سحر و بلای فراق
بسوخت این عم دل بر و ای فراق

فراغتست چو زلف بتان در بکلین
بخط موی پریشان بالهای فراق

فصص حدیث چگونه دا سانم
که نیست محرم دل غراسنای فراق

قبول کرد و صدف زان عروس من
بسوخت بلبل باغش بدا عهای فراق

قسم بگیسوی دوست که بدست
زنالهای فراوان دردهای فراق

قصور نیست بدلبر چاع مصرد
عبوض چراغ و مدلوسه در بهار فراق

قفای او

قبای یوسف کنعان رسید و مصر شکفت
نشوم مگر به بصیرت مسلمای فراق

قدم صحبت جانان کجا و عیش کجا
غنیمت است غم و درد هجای فراق

قدش چو سرو و چمن بیحد است و رویش گل
بر سنگ سخت صبور شعله های فراق

قصار روزگار امور شب
دلم بحلقه تسلیم در رضای فراق

قدم بکیب علیش ما فهم نظر
درین رباط خراب عجای فراق

قدر صحبت جانان نمود مدانستم
انس خلوت شب های فراق

قلم چو یاد سید حضرت غزالدین بیوست
انس خلوت دل آمد در های فراق

که در ره سفر ما سر و چالاک
کند دل پیرن از سنگ فراق

گلستان از قدومش نو بهار است
بگلبن جسم گلرس بی باک

گل باغ بهارش خنده می زد
زباد صرصری مثل بغم ناک

گه بد ساقی بمی سرمست و مه نوشین — بجای بخودی در سلسله تاک
گل خورشید جمشید سعید آید — دمد از صبح رویش سوی افلاک
گمان مبر که بود سیم لعل و یاقوت — زمد از نیش من اسرو چالاک
کمال حسن او در لقب است — کجا بیند حضر در چشمه ادراک
گرفتارم چو بلبل در خیالش — بلرزد خط گل رخسار و عناب
کی ایدد بر مرام اسرو کاشش — شعاع صبح نابد سوی ادراک
کجا طاقت بنیم روی خورشید — شود روشن ز عشقش چشم افلاک
لدام است سرکان بر سر طلم — شود خونریز تیغش هم چو ده آک
کی او در برم الشوخ سرمست — ابر یک سرو سیمین طرناک
کند نخل وجودم را فریبش — کنار او در سینه سخت نابک
کنی بر سوز نجمان ارسرنار — نگاهی چشم مستانه بر سناک

گر اکوئم وداع ہجر او دور دو — طبیعم چون بر گ گل وملسان

گمان روی ہر دو عقده وامد — کند تبر ہے ثمره در سبد کاوا ک

گل مقصود ربیع الدین دید — چو موہبتی زلف حسن عہده برما ک

گند یا می وام صید مقصود

بدست اعز الدین صیاد چالاک

گر دلش فرد زمن کام نست حم صد ک — سبز بدہ بر گ ملک تنگ شکر بگیک

نفسکو دارم بدل از سخنی دور رسید — پاسبان چرخ بنجم بر لبد شر نفیک

گل شود در ولیده از دست جان الشر ون — غنچه مقار بلبل از رو ببند د ک

گو ہر بحر مراد از موج طوفان دہ — صید صیاد دل ما رو ب دز نیہ

گر شد طالی لکا غذ صور حسن نسیم — وا شود بر رو ے حسنش نسیم

گر دره خال کف او بیر مه حسم نظر — بون دل ابیه روشن از غبار خط

که بجون عظم بوسس لبجا کبر قلم | عمر چشم بنان خونبر ماسه سکر بک
گلسن عمر اباد دران رنگین | ماهی نیم بهارش صد گل رنگین جیب
کوشش کن پیکر تا شاخل نصاد باغ | باز رفتار چمیدن ارچین دارد در بک

لوئی که دارد اعز الدین مقصود خود

منت حالی اغم سجران بین دور بک

لبنالب سبب ازی شاعر ارباب کمال | بدست ساقی سرمست می ماه سال
لطیف طبع سخن سنج صاحب معنی | سرمک طوطی سکر سرد سخن بنکال
نسیم غنچه لبی سنک لوکر دارد | ضمیم بحس بر بر و بحط و خال جمال
نقاب حسن لو خود شید و بدر حسن کاره | ز عکس رخ سبز ده کمر و ت هلال
لباس کلبدنی سیم تن خود رنگ | بر سک سخت عروسی چمن حالی
لبت بیسته شیرین حساب بحسید | هان چه خنده حیوان ابحر زلال

لطف لس

لطیفه‌ٔ الهیاتی بحظ موی قلم — به نسبت صور نصب پیر در کمال خیال

لطایف خط سنتش که رشک کلک بود — گرفت حلقه بنفشه نگر دماه رمال

لذیذ بوسه مقصود اعز الدین چو گرفت

گرفت لذت عشرت از و بعین وصال

مگر نشست ز دهنی صنم رانده بدام — در دبر دو گرفت اب و سعه سیده دام

موج غم سبنی دریا طلاطم است — سمندر صفت مانش بحران صیده دام

مبهم دران سک لوکلک قصا نوشت — خط مکرر دسهوی مکسیده دام

من بحیرت لدت بوس کنار او — گاهی ز لب گاهی ز لبش راخیده دام

موی لبید حوطره لمدش قدوی — از ریف سرو ابلهای زر

می خورد دست پیر مغان می الاسر — در کوی میفروشان بهلو چریده دام

مهمان بهمت چو بوسه میدهد — از دون همتان چو بوسی رسیده

میالا زبان سرا کرده مردمان مرا — در پوشش دل براز سخن باز بسته ام
خط بر صحیفه بندگی کشیده ام — خط چو موی رهگذر کشیده ام
موئی کمر شته جان در میان — موئی قلم بخط جمالت کشیده ام
مسکین صنم بپیش قد تو هضرب است — الی زتیغ خون نگاهش چکیده ام

[illegible]

نرگس باغ گلستان چشم دارد در بهار
غنچه باغ بهارش در چمن دارد وطن

هر نهی باغ مرادش نسیم لطف اوست
در هر آشش جلوه دارد در چمن دامن

چون کند لعل لبت در بهار بوسه نثار
میدهد جان ریحوی بوسه در غلطان

[illegible]
چون نروید از خرامان در گلستان

[illegible]
در خرام ناز [illegible]

[illegible]
[illegible]

[illegible]
شمع شیرین بداد اعرابیان چون کن کن

[illegible]
بر گل و بر بلبل و بر ماه رود

[illegible]
وصف کند بلبل دل کو بتو

[illegible]
غمزه زن و عربده چون تند خو

[illegible]
غنچه منقار در بن نفکو

وقت بهار است و نگارین ابر — بلبل و گل خنده زن سوی تو

ورق سرناک لشاخ سهاب — جوشش زند در خم و جام شتو

در در زبان گل بستان بشنو — معنی سرشک بر گند بلبل از تو

وادی میدان نگاهش ست — چشم غزال تو بره فتنه جو

وهم خیال دل شوریده سر — گشته سر دام سر زلف تو

وای بر آن دل که خیالش نرفت — معنی سرم حسب سودای تو

وعده بیمان شکن ای صنم — معنی سرم حسب سودای تو

واچو کند کاکل خوبان صنم — موی سیه عنبر او تو به تو

واد بر آن بلبل شوریده فال — باد خزان بر در گل رنگ بو

وقت سعید است بمقصود و نوش

دست مدار عز الدین در زلف او

ای مژده ببادِ صبا در نگاه — عیش و طرب است در این بارگاه

هم چو صنم رنگ بروی چمن — جلوه گری کرد بستان شاه

هنگام بهار است بهر انجمن — بلبل و گل بر ان گلگاه

هوش دم رفت خواید تنم — دیده تصویر به بندد نگاه

هیکل نگاره دیر صنم — خط جبین است از این هیجده گاه

ناله چو بندد و برخیزد خط سبز — حلقه زند زلف تو در گرد ماه

ناصحا جاه زنخدان تو — آب زلال است درین آب جاه

هستی ما زیر لگد پای تو — خاک بهش سر ته سیم سیاه

همدم و هم نفس غم گشته ام — نسبت بدل مرا غ باغبان

هیچ کس عمر بعشرت نبرد — جوانی و خیال است درین تو دو

هل شود کشتی مقصود دل

اغ الدین در بحر عمس شد شاه

نگاه برخت در چمن سرخوشی — شگفت نافه نفس بباد صبا ای
چمن ما و صبا بشگفد چو باغ بهشت — چو چشم حور بسته است اگر بهار ا
بدمراد بر نفس نمی رسد امل — به هیچ مار سیه دست خود مبار ا
نفس شعله سیران نگر له اسم — دلم چو آتش سیماب در تپیدگی
بلا بلا بحرای می سوی نکلس نار — بر نگ لاله رخان در چمن نومی ا
نگان نگان ز رخت برگ لی شوخ — شوم بحس تو فریان هزار نکلسوی
همن بفرمت ای صبا نوبهار سین — مشو حوملیل بر شاخ گل نوحه ای
نکلی نکلس ما صبحدم ز ند ملیل — گل چو دید ز باغ چمن سر بسای
نکلی هزار صد و در جهان و کرما ساله — الدست سال ز بحرت نکلس تو دا ای
متیم در سخن و در نفس نمی اید — علی حسین تو لس کن زبان تمالا

باقوت خامه کجا لذت کلام کجا — سخن بکام شد و ما در آرزو بهای

سراغ زلف تو سنبل سخن دارد — شکفته آتش رد سنگل بالای

که کرد و بهر سوئی طرح باغ کنی — بر تک سرو لکلش قدم بپیرای

نگاهی دل مقصود اعرالدین جوهید

شکست کوک قلم در خطش نبود ای

تمت تمام شد کتاب مقصود نامه بتاریخ سی ام شوال سنه ۱۱۶۱ الهجری

بروز شنبه تا ای خاطر دانست برخوردار سعادتمند اطوار لاله نامی زکی

تحریر یافت

مافتاح

بسم الله الرحمن الرحیم

چون سردے رامچندر بیوصاحب ارادہ فرمودند
کہ فتح لنکا نمایند شصت چہار بحومیان دریں
حاضر بودند پرسیدند کہ بکونہ طور باید
ایشان مجمع گشتہ سکیدے ترتیب و
دادند ہر شکلاتے کہ رو دہد بایہ

سرب رام چندر جیو صاحب اسان رد و پس
مجور سکیو بے نمودند کہ ہر کس خبردار باشند
اول زبان ہندوی بود بجہت شناسائی برمودمان
بزربان فارسی آورده باید کہ دوخته ببار پہلو
اولی الف در پہلو دویم بے در پہلو سیوم
بیم در پہلو چہارم دال تبولیسولہ یار مرا دنود دوخته
باید از دو خط کنند کہ کدام کدام حرف برآید انرا
در حد دل مصمت و چہار خانہ لطر کنند بعد
ازان در صفحات بہ بینند مطلبی کہ در دل
مخفی باشد از و خبر درست یابد
بفعل سر بہما رساند باید کہ بر خلاف عمل نکنند

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	
۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	
۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	
۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	
۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰	
۴۱	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸	
۴۹	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۵۵	۵۶	
۵۷	۵۸	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۶۳	۶۴	

ای خداوند همی کوداری حاصل سود و زیان

اندیشه کرده بر دشمنان ظفر خواهی یافت

اج دلشنوای خداوندگار تو ناموافق است

ادب ۳۳ چند روز صبر باید کرد ما شکر شنوا دب ۳۴ بدانکه ای خداوند
فال کاری که در دل خود میداری در چند مدت انجام تو
در اضطرابی نخواهد بود اگر شتابی صاحب کار سه مکن احسان
اده ۳۵ نشود ده ۳۶ بشنو آنچه که مطلبی در دل داری آن کار
برآمدنی است هیچ خوف مکن و بهمه مطلب خواهد رسید
اث ده ۳۷ خواهد شد اب ۳۸ بدانند که خداوند فال دران دو کار که اندیشه
میکنی مگذار که دوستان تو کار تو عصرت انجام خواهد
اب ۳۹ اب ۴۰ بشنو اید دوستان اندیشه منکو و مبارک است
اده ۴۱ سه عصام سرانجام خواهد یافت اده ۴۲ بشنوای برادر دل لو فکر
اث ۴۳ بسیار است دشمنان ناصح خواهد شد اب ۴۴ ای پرسنده فال مطلبی
که میخواهی این مجال است در راس و ترس مکو هشیار باشی از دشمنان حذر

برای مشکلات حال صرحرات ملن بوده حسن خواهد شد اج ۹
عزیز این فال نکو و مبارک است مقصود بود دریابد و روی اصل
خواهد شد خاطر جمع دار اج ۱۰ بشنو ای پرسنده فال اول در دل تو فکر
بسیار بود حالا کار تو خوب اتمام خواهد شد ۱۱ ای خداوند فال مقصود
تو خواهد شد و فکر ان حیران مباش منتظر کار تو خوب و جهه خواهد شد
لیکن بر رکان بود امر شما دیگری خواهد کرد اج ۱۲ ای
برادر مطلب تو بجهه حسن خواهد شد لیکن خود را صحبت بدان
دور دار مطلبی تو بجهت خواهد برانجام خواهد ماند ۱۳ ملن ای
بشنو ای پرسنده فال کار تو در توقف است چندی دیگر شکیبا
ملن کار تو خوب خواهد شد اج ۱۴ بشنو ای صاحب فال مقصود
یکه در دل داری روی بانجام خواهد شد ۱۵ ریح تحوای کرد اج ۱۵

ابج ۱۶ ای دولت مطلبی در دل مستضعم نموده انجام خواهد یافت ب ب ج ۱۶ البتوای
پرسنده فال سرکار سکه میخواهی بیکو است اردی بهمت بسیار خوای
ببب ۱۷ یافت فقط ب ب ب ۱۷ ای پرسنده فال در دل بحکم کار اندیشه
ببب ۱۸ میکنی بحکم کن کار انجام خواهد یافت ب ب ۱۸ البتوای عمر مطلبی
ب ب ۱ ۱۹ بعد از چند ماه خواهد یافت ب ب ۱۹ البتوای خداوند فال در دل خود اندیشه
ب ب ۲۰ کن از فضل سریهاراج سکندر ام خواهد یافت ب ب ۲۰ البتوای
خداوند فال کار سکه در دل داری چند روز صبر کن آخر کار بوا فضل
ب ب ج ۲۱ سریهاراج بوجه احسن انصرام خواهد یافت ب ب ج ۲۱ ای خداوند
ب ب د ۲۲ فال نکاه باش در دل خود منعکر و مراد بوجه احسن خواهد یافت ب ب د ۲۲
ای خداوند فال در دل خود بدکمن و بعهناک مباش مطلب بوجه احسن
ب ب و ۲۳ سرانجام خواهد یافت ب ب و ۲۳ ای یار منخواهی جائی که مسافر

شوی بسیار کردی خواهد شد نعمت بسیار خدایی فتح و نصرت
سعادت فال کار تو در مشکلات است الحال الحال بدیر مکن و اعده مدار
و به کسی غیر خدا تجمل مباش خدا خود را یاد کن مراد تو عنقریب
میسر آید ب وجه بسنوا بعبر هر کاریکه در دل اندیشه کرده باشی خواهی
مکن و نعمت مال از روی همه سر بمهر رایح فتح بسیار خواهی یافت
عزیز مراد دلی در دل داری بوجه احسن صورت بسلوی خواهد پیوست
بسنوای خداوند فال تو در کار تو دشمنان اند لیکن مقابله تو
باد دشمنان خواهد فساد تحمل مکن از فضل سر بمهر رایح ظفر خواهی
ب واثق بسنوای خداوند فال مطلبی که منتهای آن نصرت رسید
محال چنانچه بر تشی الهی سوار شده و دریا را شکافته بهانیت
مشکل دل خود را قوی داشته توکل بر سر بمهر رایح مانت

۲۴ ح و
۲۵ ح و ج
۲۶ ح ا
۲۷ ح ا

له کار تو بوجهه احسان خواهد رسید ب اج بشنوای دوست کار تو در مشکلات
است بعد چند ماه سر انجام خواهد یافت ب ۳۰ ا بشنوای غمزبر دردل خود داشته
له داری روز بروز ان شود و شنای مکن ار سر بمهار اج کار تو بوجهه آید
خوب خواهد شد ب ۳۱ ا د بشنوای صاحب فال مطلبی بود در دل داری له
توقف است لیکن دلگیر مشو در پرسش سر بمهار اج توقف مکن نگاه
تو بانجام خواهد رسید ح ح ۳۲ بشنوای صاحب فال مطلبی
در دل داری هیچ مبارک نیست از بوجهه سر بمهار اج سازی کار تو
حالا خوب اده ب خاطر دار براه خود در سید ح ح ۳۳ ح ح العزیز مطلبی که
داری حالا محل مکن زبان در دهنان بوبند خواهد شد ار کربا مهار اج تو
به مطلب خود خواهد رسید ساکر ماس ح ح د ۳۴ عزیز در دل
خود مستقر سیه بار از زبان خود ناله مزن از کربا سر بمهار اج

۳۵ ح بعد

فکر تو رفع خواهد کرد مطلب بدست خواهد آمد ح ب د ۳۵ ای دوست
تا ملکه در دل از خیره مدت داری و از دیگران مسواهی خلاف عمل
بگذار خوف مکن مرادهای تو از بوجهه سرعت دهی صبر سرانجام خواهد کرد

۳۶ ح د ح ۳۶ غرض مرادهای تو در خاطر داری حرارت بکن بسرعت تمام انجام
۳۷ ح ا د ۳۷ بدوست از من کاریکه می پرسی بسیار خوب از فصل سرمها بالغ
تو مستحسن خواهد نمود اما دانسته باش است که دیگران آنرا انجام خواهد کرد

۳۸ ح ب ح ۳۸ صبر کن سرح ب ح ۳۸ غرض برای آسایش در کار تو از فصل سرمها بالغ و
۳۹ ۳۹ کرده دل قوی دار کار خواهد شد ح ا ب ۳۹ و ایام مشکلی که بر تو
بوده است حالا ایام سعدی تو خواهد افتاده از فصل سرمها بالغ
خواهد شد ح ح بشنو ای فرزند دل آوردها در مشکلات
بوده اند که گذشته حالا خواهد آمد از فصل سرمها بالغ مراد تو

با کل خواهد رسید دلیش مکن ح ۴۱ ای خداوند فال کار تو ۴۱ ح
جائی رفتن میخواهی حالا توقف کن احرام خواهد یافت ح ۴۲ ۴۲ ح د ا
امد و شد کار تو دراز است صورت خاطر خود جمع دار مشکن مباش
ح ۴۳ ۴۳ ح
شنوای خداوند فال کار تو خوب طرف حصه خواهد
شبهای کهن در بخش رود نامزد از آن تو بود حالا فایده خواهد یافت
ح ۴۴ ۴۴ ح
ح سبب سهل پذیرد امر تو در دست است لیکن مراد تو از سخاوت
ح ۴۵ ۴۵ ح
بدست خواهد آمد تفکر دارح دوم ۴۵ امد و شد کار تو دیر حال است
ح ۴۶ ۴۶ ح
دشمنان بسیار اند لیکن فتح نصرت خواهی یافت ح اج ۴۶
ح ۴۷ ۴۷ ح
ای یار بی غمی تحتاج خواهد شد روز صبر کن ح ب ۴۷ الحمد
فال مطلبی که در دل صمیم نموده از سعت سری آنچه خواهی یافت
ح ۴۸ ۴۸ ح
ح ۱۱ ۴۹ شنو صاحب حال کار تو در دل دارسری کام خواهی

ایدلبه کن دوه دیگ بشنوای خداوند فعال کنجوا جاسکه مساوی دوه
از رغبن بیت نی خواهد ما کار تو بسر انجام بخواهد رسید دوه دوه بشنو دوه د
ایخدا وند فعال و کار جو دکن بی توقف انصرام خواهد یافت دوه اه دوه غ را
مراد تو باد رسید ماه خواهد شد ز ذات کن تا صورت انجام دیدنت دوه ک
بشنو ایدوست در کار تو دشمنان بسیار دوست کم اند لیکن
روز بخش ایزد کشنده اند هیچ وجه عکس نباشد همچو تو با سخنانی
خواهد شد دوه ا غ را د تو خوب آمده اما عزی حرت بکن تا صورت
انجام مراد خواهد شد دوه ا غ بشنوای خداوند فعال کار تو در مشکلات
محمل کن اضطراب مکن دوه ا غ ایدوست کامل بکند ز تقدیر
کار تو سر انجام خواهد شد دوه ب غ را جمعت و کلود تمام خواهد
دوه ب غ را در دل منگر کسیار که هستی ارسخا دست دوه ت

ح ۵۹ تنگ با کار تو با بصرام شود داح ۶۰ بنبوای محباج کار تو و مشکلات
است تحمل کن اضطراب نکن یا حداقل مشکل بر احسان
د ۶۱ خواهد کرد د ۶۱ دای خداوند فال آنچه در دل داری تمام مشکل عسهر
ح ۶۵ نخواهد رسید ح ۶۵ غیر از کار تکه کردن منحوای در بسیار دیر یا کلل خواهد
ب ۶۱ شد و حال تمام خواهد بود ب ۶۱ بنبوی خداوند فال تحمل دای
کن این دیونه را بر نشنس تکه دار کار تو بصورت بصرام خواهد
د ۶۲ دا ۶۲ ش ۶۲ بنبوا بخداوند فال در تکار مقصد مباش او سر انجام خواهد
د ۶۳ د ج ۶۳ ابد و سب شنبای درس کمتر که بخوب طی سر انجام خواهد
د ۶۴ د ب ۶۴ بنبوای خداوند فال کار تکه در خاطر تو اماده سب خواهد
معروف و ترس بکدار خاطر جمع دلت تکه سر بهوا چیز خوب و تهیه صورت
بصرام خواهی سب صحیح اندیشه طبق نکن حرص بند السادات

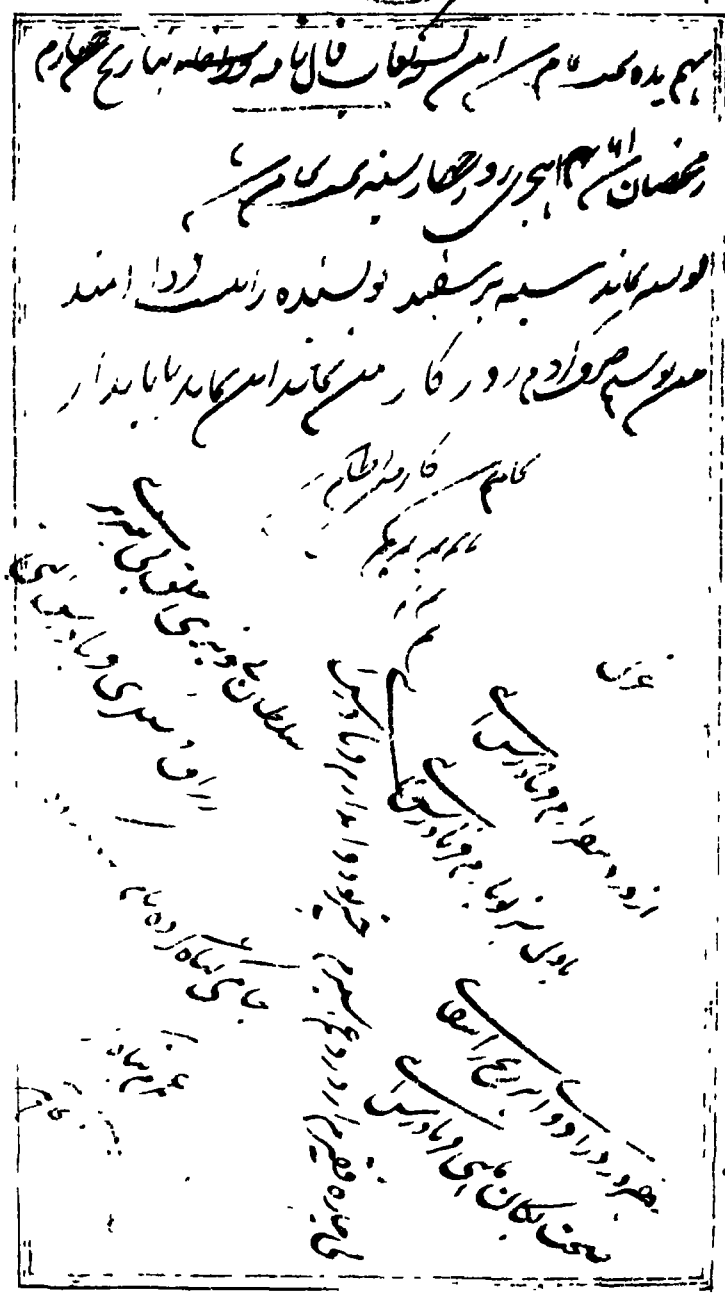

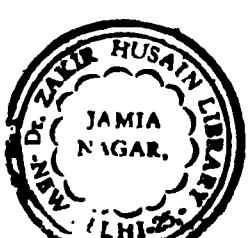
HUSAIN LIBRARY
Dr. ZAKIR
JAMIA
NAGAR,
DELHI-25